گیتانجلی

مُصنفہ سر ربندر ناتھ ٹیگور

جسکا اُردو ترجمہ

عالیجناب رائے بیجناتھ صاحب ایم اے ایل ایل بی

نے کیا

مطبوعہ مطبع نظام المطابع حیدرآباد دکھن

۱۹۱۹ع

بار اول

دیباچہ

گیتانجلی کے مصنف سر ربندر ناتھ ٹیگور ۱۸۶۱ء مین پیدا ہوئے ۔ اونکا تعلق بنگال کے
ایک ایسے خاندان سے ہے جو نہایت مشہور اور قدیم ہے ۔ اونکے والد مہارشی
دبندر ناتھ یکتائے زمانہ تھے ۔ والدہ کا انتقال انکی کم سنی مین ہوگیا اور انکو بچپن ہی مین
قدرت سے ہمدردی اور محبت تلاش کرنے کی ضرورت داعی ہوئی ۔ انکے والد
دبندر ناتھ مہارشی اکثر اپنے دھیان مین مشغول رہتے تھے اسلئے جب وہ گھر آتے تھے
تو عالم سکوت ہوجاتا تھا اور اونکا سر ربندر ناتھ ٹیگور کی زندگی پر بہت گہرا اثر پڑا ۔
سر ربندر ناتھ ٹیگور فطرتی طور پر بہت شریف النفس واقع ہوئے تھے اور بچپن مین بھی اونکو
دوسرے بچون کے ساتھ کھیلنا نہین ملا ۔ اونکی والدہ کے انتقال کے بعد وہ بغیر نوکرون کے
کہین باہر نہین جاسکتے تھے اور اونکی طبیعت کا رجحان قدرتی طور پر ایسا تھا کہ اونکو بادلون
ستارون ۔ پھولون ۔ درختون اور دریاون کے دیکھنے مین غیر معمولی لطف معلوم ہوتا تھا ۔
ابتدا مین وہ سرکاری مدرسہ مین شریک کیے گئے لیکن وہان اوستادون کا برتاو اور
تعلیم کا طریقہ اونکی طبیعت کے خلاف تھا اسلئے وہ مطلق خوش نہ رہے اور جب اونکے
والد کو یہہ حال معلوم ہوا تو اونہون نے اونکے لئے خانگی مدرس مقرر کردیئے ۔ اس اوستاد
اور بالخصوص اپنے بڑے بھائیون سے انہون نے علم بہت جلد حاصل کیا ۔ شاعری اور
موسیقی سے انکو خاص دلچسپی تھی اور اسلئے اونہون نے ان فنون مین بہت جلد ترقی کی ۔
انہون نے یونیورسٹی کی کوئی ڈگری حاصل نہین کی لیکن باوجود اسکے وہ استقدر علم حاصل کرسکے ۔
انکے والد مہارشی دبندر ناتھ ٹیگور کو ہمالیہ کی چوٹیون پر انسانون سے دور رہکر لطف آتا تھا
لیکن سر ربندر ناتھ ٹیگور کو اس دنیا مین انسانون کے ساتھ اونکے رنج اور راحت مین

شریک رہکر آنند معلوم ہوتا ہے۔ سر ربندر ناتھہ کے تصانیف مین یہہ رنگ ہمین ہر موقع پر نظر آتا ہے۔
انکی تصانیف بنگالی زبان مین ہوئی ہین اور اونہون نے بنگال کی زندگی مین ایک نئی روح
ڈالدی ہے۔ ان مین سے اکثر کتابون کا ترجمہ انگریزی زبان مین بھی ہوگیا ہے۔
گیتانجلی جسکا ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے یورپ مین نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھی گئی ہے۔ اصل مین
وہ بنگالی زبان مین لکھی گئی ہے لیکن مصنف نے خود ہی اوسکا ترجمہ انگریزی زبان مین شائع کیا۔
اونہون نے خود لکھا ہے کہ انگریزی ترجمہ کرنے مین اونکو اس بات کی ضرورت داعی ہوئی
کہ وہ اپنے گیتون کا گہنا اوتار دین۔ اونہون نے نہایت سادہ انگریزی مین اپنے گیتون کے
معنی ظاہر کئے ہین۔ اس ترجمہ کا انگریزی دان پبلک پر بہت گہرا اثر پڑا ہے۔ یورپ مین
اس ترجمہ کو اسقدر مقبولیت حاصل ہوئی کہ اوسکے صلہ مین اونکو نوبل پرائز دیا گیا جو لٹریچر کی
بہترین کتاب کے لئے مخصوص ہے۔ یہہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس کتاب کے صلہ مین
جو آٹھہ ہزار پونڈ کا انعام انکو ملا وہ اونہون نے بولپور کے مدرسہ کے لئے وقف کردیا۔ اسکے بعد
کلکتہ یونیورسٹی نے انکو سنہ ۱۹۱۳ء مین ڈاکٹر آف لٹریچر کی ڈگری عطا کی۔
مینے یہہ ترجمہ انگریزی ترجمہ سے کیا ہے۔ ناظرین خیال کرسکتے ہین کہ ترجمہ اصل بنگالی کتاب سے
کسقدر مختلف ہوگیا ہوگا۔ ناظرین سے توقع ہے کہ وہ ان بے جوڑ اور پراگندہ الفاظ مین
نقایص تلاش کرنے کی زحمت نہ فرمائینگے۔ مین انکے نقایص سے بخوبی واقف ہون اور مین
اس ترجمہ کو شائع کرنے کا ہرگز نہ خیال کرتا اگر مجھے یہہ اطمینان نہ ہوتا کہ اس وسیع ملک مین
لاکھون ایسے آدمی ہین جو نہ بنگالی زبان سے واقف ہین اور نہ انگریزی ہی سمجھہ سکتے ہین۔
ان اصحاب کے لئے شاعر کے بیش قیمتی موتیون کو مین پھٹے ہوئے کپڑون مین لپیٹ کر
ہدیہ ناظرین کر رہا ہون۔ مجھے شرم معلوم ہوتی ہے لیکن مین مجبور ہون۔ اس سے بہتر
پوشاک میرے پاس نہین ہے اور مین ان موتیون کو اس قابل سمجھتا ہون کہ اردو داں پبلک
اون سے ایک حد تک واقفیت حاصل کرے۔ اس کتاب کے سمجھنے کے لئے مین فقرات

(۵۷) اور (۱۰۲) کی جانب خاص توجہ مبذول کراونگا ۔ فقرہ (۵۷) مین لکھا ہے کہ "شاعر کے الفاظ کی تعبیر ہر شخص اپنے خیالات کے موافق کرتا ہے لیکن اونکے اصلی معنی تیری طرف اشارہ کرتے ہین ۔"

شاعر کے الفاظ کے کیا معنی ہین ۔ اس سوال کا جواب شاعر نے خود ہی فقرہ (۱۰۲) مین یہہ دیا ہے کہ "اون الفاظ کے معنی کسے معلوم ہین" مینے ترجمہ کرنے مین جہانتک ممکن ہوا ہے اصل خیالات اور تشبیہات کو قایم رکھنے کی کوشش کی ہے مثلاً مینے دیول کا لفظ استعمال کیا ہے ۔ میرے مسلمان بھائی اس لفظ سے اپنی پرستش کا مقام تصور فرما سکتے ہین ۔ اس ترجمہ مین میرا بادشاہ رتھہ پر سوار ہوکر آتا ہے ۔ موجودہ زمانہ کے اصحاب اوسکے بجائے موٹر کار یا ایرو پلین کا تصور اپنے ذہن مین کر سکتے ہین ۔

مینے شاعر کے الفاظ کی کسی قسم کی توضیح کرنے کی کوشش نہین کی ہے کیونکہ میری یہہ خواہش ہے کہ ہر شخص اسکو پڑھ کر اپنے خیالات کے موافق تعبیر کر سکے اور اپنی طبیعت کے لحاظ سے اوس مین لطف اوٹھا سکے ۔

اگر اس کتاب کے پڑھنے سے ایک بے چین دل کو بھی تھوڑی دیر کے لئے سکون ہوگا تو مین تصور کرونگا کہ میری محنت بے کار نہین ہوئی ۔

بیجناتھہ

حیدرآباد دکھن

۲۵ رمئی ۱۹۱۹ع

(۱)

تو نے مجھے اننت بنایا (جسکی انتہا نہ ہو) تیری یہی خوشی ہے۔ اس کمزور جسم کو تو بار بار خالی کرکے اوس مین نئی جان ڈالتا ہے۔

اس چھوٹی سی بانسری کو تو پہاڑیون اور گھاٹیون مین لے جاکر اوسمین ایسے راگ بھرتا ہے جو دواماً جدید ہین۔

تیرے ہاتھون کے لافانی مس سے میرا ننھا سا دل خوشی کی حدود سے باہر ہو جاتا ہے اور اوس سے ایسا کلام نکلتا ہے جسکے کبھی زوال نہین۔

تیری غیر محدود نعمتین صرف میرے ان چھوٹے سے ہاتھون پر آتی ہین۔ قرن کے قرن گزرتے چلے جاتے ہین تو دیتا رہتا ہے اور اون مین لینے کی جگہ باقی چلی جاتی ہے۔

(۲)

جب تو مجھے گانے کا حکم دیتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ میرا دل فرط خوشی سے پاش پاش ہو جائیگا۔ مین تیرے چہرہ کی طرف دیکھتا ہون اور میری آنکھون مین آنسو بھر آتے ہین۔

میری ہستی کا جو سخت اور بے جوڑ حصہ ہے وہ سریلے راگ کی شکل مین تبدیل ہو جاتا ہے اور تیری پرستش کے لئے مین اوسطرح پر پھیلاتا ہون جسطرح پرند سمندر کے پار اپنے گھونسلہ مین جانے کے لئے خوشی سے اوڑتا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تو میرے گانے مین حظ محسوس کرتا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ مین صرف گوّیے کی حیثیت سے تیرے سامنے آتا ہون۔ مین اپنے راگ کے دور و دراز مقامات مین پھیلے ہوئے پرون کے کنارہ سے تیرے قدم چھوتا ہون جن تک کسی اور طریقہ سے پہونچنے کی مین امید نہین کرسکتا۔

اپنے گانے کی خوشی کے نشہ مین مین اپنے آپکو بھول جاتا ہون۔ اور اے میرے مالک تجھے اپنا دوست اور ہمدم سمجھنے لگتا ہون۔

(۳)

میرے مالک مجھے نہین معلوم کہ توکسطرح گاتا ہے ۔مین حیرت زدہ ہوکر عالم سکوت مین تیرا گانا سنتا ہون
تیرے گانے کی روشنی سے عالم چمکتا ہے ۔ تیرے راگ کا تار ایک آسمان سے دوسرے
آسمان تک پھیلا ہوا ہے ۔ تیرے راگ کا پاک چشمہ پتھریلے راستون کو کاٹتا ہوا بہتا چلا جاتا ہے
میری دلی آرزو یہہ ہے کہ تیرے راگ مین شریک ہون لیکن میری یہہ کوشش کہ میری آواز
سنائی دے بے سود ہے ۔
مین گانا شروع کرتا ہون لیکن راگ نہین نکلتا اور مین مایوسی کے عالم مین چلا تا ہون ۔ اے میرے
مالک تونے میرے دل کو اپنے کبھی ختم نہونے والے راگ کے جال مین پھانس لیا ہے ۔

(۴)

اے میری زندگی کی روح ۔ مین اپنے جسم کو ہمیشہ پاک رکھنے کی کوشش کرونگا کیونکہ مین
جانتا ہون کہ تو میرے ہر عضو مین موجود ہے ۔مین اپنے خیالات سے جھوٹ کو دور رکھنے کی
کوشش کرونگا کیونکہ مین جانتا ہون کہ تو وہ سچائی ہے جسنے میرے دماغ مین عقل کی روشنی
پیدا کی ہے ۔
مین اپنے دل سے سب برائیان دور رکھنے کی کوشش کرونگا اور اپنی محبت تازہ رکھونگا
کیونکہ مین جانتا ہون کہ تو میرے دل کے مقدس مقام مین موجود ہے ۔
مین یہہ کوشش کرونگا کہ میرے افعال سے یہہ ظاہر ہو کہ تو مجھہ مین موجود ہے کیونکہ مین
جانتا ہون کہ وہ تیری قوت ہے جسکی وجہ سے مین کام کرسکتا ہون ۔

(۵)

مین تھوڑی دیر کے لئے تیرے پاس بیٹھنے کی اجازت چاہتا ہون ۔ اور جو کام مجھے انجام
دینے ہین اونکو مین متعاقب انجام دونگا ۔
تیری نظرون سے علحدہ ہو کر مجھے کوئی چین اور آرام نہین مل سکتا اور میرا کام محنت کے بے کنار

دریا میں غیر محدود مصیبت ہو جاتا ہے۔
آج موسم گرما آہوں اور بیقراریوں کے ساتھ میرے دروازہ پر آیا ہے اور شہد کی کھیان
پھولوں کے دربار میں اپنا راگ الاپ رہی ہیں۔
اب تیرے مواجہ میں چپ چاپ بیٹھنے اور عالم تنہائی میں فرصت سے اپنی جان تجھپر قربان
کرنے کا وقت ہے۔

(٦)

اس ننھے سے پھول کو توڑ۔ دیر نکر۔ مجھے خوف ہے کہ وہ مرجھا کر خاک میں نہ مل جائے۔
چاہے اوس کو اپنے ہار میں نہ لگانا لیکن اوسے اپنے ہاتھ سے توڑ کر تکلیف کے حس کی
عزت عطا کر۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں دن میرے مطلع ہونے کے قبل ختم نہ ہو جائے اور مجھے
نذرانہ چڑھانے کا وقت نہ گزر جائے۔
گو اس پھول کا رنگ گہرا نہیں اور اوسکی بو بھی تیز نہیں لیکن تو اسکو وقت پر توڑ کر اپنی کام میں لا۔

(٧)

میرے گیت نے اپنا گہنا اوتار دیا۔ اوسے اپنی پوشاک اور آرایش کا ناز نہیں۔ زیورات
وصل کے مانع ہوتے ہیں۔ وہ میرے اور تیرے درمیان حائل ہوتے ہیں۔ اونکی جھنکار کی
وجہ سے تیری آواز سنائی نہیں دیتی۔ تجھے دیکھکر مجھے اپنے شاعری کے ناز پر شرم معلوم
ہوتی ہے۔ اے شاعروں کے شاعر میںنے تیرے قدموں پر بیٹھکر سبق حاصل کیا ہے۔ مجھے
اپنی زندگی مثل بانسری کے سادہ اور سیدھی رکھنے دے تاکہ تو اوسمیں اپنا راگ بھر سکے۔

(٨)

جس بچہ کی پوشاک مثل شہزادوں کے ہو اور جسکی گردن میں ہیرے موتیوں کا ہار ہو اوسے
کھیل کا لطف نہیں مل سکتا۔ اوسکی پوشاک ہر موقع پر مزاحم ہوتی ہے۔
اس خوف سے کہ کہیں وہ پھٹ نہ جائے یا اوسپر دھبہ نہ پڑ جائے وہ اپنے آپکو دنیا سے

علیحدہ رکھتا ہے اور اوسے باہر جانے مین بھی خوف معلوم ہوتا ہے۔
اے ماں۔میری نفیس پوشاک اور قیمتی زیوروں سے مجھے کچھ فائدہ نہین اگر وہ مجھے زمین کی
صحت بخش مٹی سے دور اور عام میلون کی شرکت سے محروم رکھین۔

(۹)

اے بیوقوف۔تو اپنے آپکو اپنے کندھے پر لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔اے بھکاری
تو خود اپنے دروازہ پر بھیک مانگنے آیا ہے۔
اپنا سارا بوجھ اوسکے ہاتھون مین چھوڑ دے جو سب برداشت کرسکتا ہو اور گزشتہ کا افسوس نکر۔
تیری خواہش کے سانس سے وہ چراغ فوراً گل ہوجاتا ہے جسکو وہ چھوتی ہے۔وہ ناپاک ہے
تو اوسکے ناپاک ہاتھ سے عطیات مت قبول کر۔صرف وہ شئے قبول کر جو پاک محبت کے
ہاتھ سے دی جائے۔

(۱۰)

جہان غریب۔اچھوت۔اور گنہگار آدمی رہتے ہین وہ تیرا پائدان ہے اور وہان تیرے
قدم ٹھیرتے ہین۔
جب مین تیرے سامنے سر جھکاتا ہون تو میرا سر اوس گہرائی کو نہین پہونچ سکتا جہان تیرا قدم
غریب اچھوت اور گنہگار آدمیون مین ٹھیرا ہوا ہے۔
غرور وہان کبھی نہین پہونچ سکتا جہان تو پھٹے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے غریب اچھوت اور
گنہگار آدمیون مین ٹھیرا ہوا ہے۔
ہائے۔میرا دل وہان کبھی نہین پہونچتا جہان تو غریب اچھوت اور گنہگار آدمیون مین ٹھیرا ہوا ہے
جنکے ساتھ رہنا کوئی پسند نہین کرتا۔

(۱۱)

گانا بجانا اور مالا پھیرنا چھوڑ دے۔اس اندھیرے دیول مین دروازے بند کرکے تنہا

تو کس کی پوجا کرتا ہے - اپنی آنکھیں کھول کر دیکھ کہ تیرا ایشور تیرے سامنے نہین ہے -
وہ وہان ہے جہان کسان ہل جوت رہا ہے اور مزدور پتھر توڑ رہا ہے - وہ اونکے ساتھ
دھوپ اور برسات مین ہے اور اوسکے کپڑون پر مٹی جمی ہوئی ہے - اپنا مقدس جبہ
پھینک دے اور اوسکی طرح مٹی مین کام کر -

نجات ! نجات کہان مل سکتی ہے ؟ - ہمارے مالک نے خود اپنی خوشی سے اپنے آپکو
آفرینش کی زنجیرون مین جکڑ رکھا ہے - وہ ہمارے ساتھ ہمیشہ کے لئے پابند ہے -
اپنی سادھی (مراقبہ) اور اپنے پھول اور سامگری چھوڑ کر آ - اگر تیرے کپڑے پھٹ جائینگے
یا اون پر دھبہ پڑ جائیگا تو کیا ہرج ہے ؟ - محنت کرتے ہوئے اور پسینہ بہاتے ہوئے
اوس سے مل اور اوسکے نزدیک کھڑا ہو -

(۱۲)

میرے سفر مین جو وقت صرف ہوتا ہے وہ بہت زیادہ ہے اور فاصلہ بھی طولانی ہے -
مین آفتاب کی پہلی شعاع کے رتھ پر سوار ہو کر آیا اور کل عالم مین متعدد ستارون اور سیارون پر
اپنا نشان چھوڑتا ہوا سفر کرتا رہا -

جو راستہ کہ تجھ تک پہونچتا ہے وہ بہت دور و دراز کا ہے اور وہ تعلیم نہایت پیچیدہ ہے
جس سے راگ مین انتہا درجہ کی سادگی پیدا ہو جائے -

مسافر کو اپنے گھر پہونچنے تک ہر غیر دروازہ پر دستک دینی پڑتی ہے اور ہر شخص کو بالآخر اپنے
اندرونی دیول مین پہونچنے کے لئے تمام بیرونی عالم مین چکر مارنا پڑتا ہے -

میری آنکھین جب دور و دراز مقامات مین اوسکو تلاش کر چکین اوسوقت مینے اونکو بند کیا اور
کہا کہ "تو یہان ہے"

"ہاے - کہان ؟" کے سوال و جواب سے ہزارون آنسوون کے چشمے بہتے اور بالآخر
"مین ہون" کے اطمینان سے عالم کو غرق سیلاب کرتے ہین -

(۱۳)

جس گیت کے گانے کے لئے مین آیا تھا وہ ابھی تک نہین گا سکا۔ مینے اپنا وقت اپنے باجے کے تار کو درست کرنے مین صرف کر دیا۔
وقت نے میرا ساتھہ نہین دیا۔ الفاظ کی بندش ٹھیک نہین۔ میرے دل مین صرف آرزوؤنکی کھٹک باقی ہے۔ کلی نہین کھلی۔ صرف ہوا آہ و زاری کر رہی ہے۔
مینے اوسکا چہرہ نہین دیکھا نہ اوسکی آواز سنی۔ مینے اپنے مکان کے سامنے کی سڑک پر صرف اوسکے قدمون کی آہٹ سنی ہے۔ سارا دن اوسکے لئے فرش تیار کرنے مین صرف ہو گیا لیکن چراغ نہین جلایا گیا اور مین اوسکو اپنے گھر نہین بلا سکتا۔
مین اوس سے ملنے کی امید مین زندہ ہون لیکن ابھی ملنے کا وقت نہین آیا۔

(۱۴)

میری خواہشات بہت ہین اور مین اونکے لئے اسطرح چلاتا ہون کہ لوگون کو رحم آجاتا ہے لیکن تو ہمیشہ سختی کے ساتھہ انکار کرکے مجھے بچاتا رہتا ہے۔ تیری اس درشتی کا میری زندگی پر گہرا اثر پڑا ہے۔
دن بدن تو مجھے اون سادہ لیکن اعلی نعمتون کا مستحق بنا رہا ہے جو تونے مجھے بن مانگے دی ہین یعنی آسمان اور روشنی کا۔ اس جسم۔ جان اور دماغ کا۔ اور اسطرح تونے مجھے بیجا خواہشات کے خطرات سے بچایا ہے۔ میری زندگی مین ایسے اوقات ہوتے ہین جب مین سستی کے ساتھہ پیچھے رہ جاتا ہون اور ایسے اوقات بھی ہوتے ہین جب مین جاگ کر تیزی کے ساتھہ منزل مقصود کی طرف دوڑتا ہون لیکن تو بیرحمی کے ساتھہ اپنے آپکو پنہان کر لیتا ہے۔ روز بروز تو میری خواہشات کو نامنظور کرکے مجھے خطرات سے بچاتا اور اس قابل بناتا ہے کہ تو مجھے قبول کر سکے۔

(۱۵)

میرا کام یہہ ہے کہ تیرے لئے گیت گاؤن۔ تیرے دربار مین مجھے ایک کونہ مین جگہ ملی ہے۔ اس دنیا مین مجھے کوئی کام نہین کرنا ہے۔ میری بیکار زندگی سے صرف ایسے راگ نکلتے ہین جنکا کوئی مصرف نہین۔ جب آدھی رات کے تاریک دیول مین تیری عالم سکوت کی پوجا کے لئے گھنٹہ بجے تو اے میرے مالک مجھے حکم دے کہ مین تیری روبرو کھڑا ہوکر گاؤن جب نسیم سحری اپنے سنہرے تار کو بجائے تو مجھے اپنے روبرو کھڑا ہونے کی عزت عطا کر۔

(۱۶)

مجھے اس عالم کے جلسہ مین دعوت دی گئی اور اسطرح میری زندگی بابرکت ہے۔ میری آنکھون نے دیکھا اور میرے کانون نے سنا۔ اس دعوت مین میرے سپرد یہہ کام تھا کہ مین اپنا باجا بجاؤن اور مین جو کچھہ کرسکتا تھا وہ مینے کیا۔

اب مین یہہ دریافت کرتا ہون کہ کیا بالآخر وہ وقت آگیا کہ مین اندر آکر تیرا چہرہ دیکھون اور عالم سکوت مین تیری پوجا کرون ؟ —

(۱۷)

مین صرف اس بات کا منتظر ہون کہ اپنے آپکو اپنے معشوق کے حوالہ کردون۔ اسیوجہ سے مجھے اسقدر تاخیر ہوئی اور مین ایسے ترک افعال کا مرتکب ہوا۔

لوگ مجھے اپنے قوانین اور مجموعہ قوانین کے ذریعہ سے باندھنے کے لئے آتے ہین لیکن مین اونکے ہاتھہ نہین آتا کیونکہ مین صرف اس بات کا منتظر ہون کہ اپنے آپکو اپنے معشوق کے حوالہ کردون۔ لوگ مجھے الزام لگاتے اور کہتے ہین کہ مین لاپروا ہون۔ اس مین شبہہ نہین کہ وہ اسطرح الزام عاید کرنے مین حق بجانب ہین۔

بازار کا دن ختم ہوا اور کام والے آدمیون نے اپنا کام ختم کردیا۔ جو لوگ مجھے بلانے آے تھے وہ خفا ہوکر ناکام واپس گئے۔

مین صرف اس بات کا منتظر ہون کہ اپنے آپکو اپنے معشوق کے حوالہ کردون۔

۱۸

بادل کے اوپر بادل جمع ہو رہے ہین اور تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ اے پیارے۔ تو
مجھے دروازہ کے باہر تنہا کیون بٹھائے ہوئے ہے؟
دوپہر کے کام کی مشغولیت مین مین عامہ خلایق کے ساتھہ ہون لیکن شب کی تاریکی کے
وقت مین صرف تجھسے ملنے کی آرزو مین ہون۔
اگر تو مجھے اپنا پیارا مکھڑا نہ دکھائیگا۔ اگر تو مجھے تنہا چھوڑ دیگا تو میری سمجھہ مین نہین آتا کہ مین
برسات کی تاریک راتین کسطرح گزارونگا۔
مین آسمان کی گھنگھور گھٹاون کی طرف دیکھتا رہتا ہون اور میرا دل بے چین ہوا کی طرح بیقرار رہتا ہے۔

(۱۹)

اگر تو مجھسے نہ بولیگا تو مین اپنا دل تیری خاموشی سے متاثر کرکے صبر سے برداشت کرونگا۔
مین چپ رہونگا اور جسطرح رات اپنے ستارے چمکاتی اور اپنا سر جھکائے رہتی ہے اوسیطرح
مین بھی صبر کے ساتھہ تیرا منتظر رہونگا۔
آخر صبح ضرور ہوگی اور تاریکی غایب ہوجائیگی اور تیری آواز سنہرے چشمہ کی طرح آسمان کو
چیرتی ہوئی مجھہ تک پہونچیگی اوسکے بعد تیرے الفاظ پرندون کے گھونسلون سے راگ کی
شکل مین اوڑینگے اور تیرے راگ جنگلون مین پھولون کی شکل مین نمودار ہونگے۔

(۲۰)

جس دن کنول کھلا ہاے اوس دن میرا خیال کہین اوڑ رہا تھا اور مجھے اوسکی خبر نہ ہوئی۔
میرا ٹوکرا خالی تھا لیکن مینے پھولون کی طرف توجہ نہ کی۔
کبھی کبھی میرا دل غمگین ہوا اور مین نیند مین چونک پڑا اور جنوب کی ہوا مین مجھے ایک عجیب قسم کی
خوشبو معلوم ہوئی۔
اوس خوشبو سے میرا دل بے چین ہوگیا اور مجھے معلوم ہوا کہ وہ موسم گرما کا سانس تھا جو

اس آرزو مین پھر رہا تھا کہ اپنے کام کو ختم کرے - اوس وقت مجھے یہہ نہین معلوم تھا کہ وہ
خوشبو اس قدر قریب ہے کہ وہ میری ہی ہے اور یہہ کہ وہ میرے ہی دل کے اندر پیدا ہوئی ہے -

(۲۱)

مجھے اپنی کشتی دریا مین ڈالنی چاہیئے - گھنٹے سستی کے ساتھ دریا کے کنارہ پر گزر رہے ہین
ہائے افسوس - موسم بہار اپنا پھولون کو کھلانے کا کام ختم کرکے رخصت ہوا اور اب مین
مرجھائے ہوئے پھولون کا بوجھ لیئے ہوئے منتظر کھڑا ہوا ہون -
لہرین بہت شور مچا رہی ہین اور کنارہ پر سایہ دار درختون سے زرد پتے کھڑکھڑا کر گر رہے ہین
تم خلا مین کیا دیکھ رہے ہو ؟ کیا تم کو ہوا مین دوسرے کنارہ پر گانے کی آواز نہین سنائی دیتی ؟

(۲۲)

ساون کی گھنگھور گھٹا دن کی گہری تاریکی مین آہستہ آہستہ شب کے سکون کے مانند تو آتا ہے
اور سب چوکیدارون کو ٹُل دیتا ہے .
بادو پر آب کی پرشور ہوا کے آج دن ختم ہوا اور ہمیشہ جاگنے والے نیلے آسمان پر
ایک گہرا پردہ ڈال دیا گیا ہے - درختون نے اپنے راگ بند کر دیئے اور سب گھرون کے
دروازے بند ہو گئے ہین - اس سنسان سڑک پر تنہا تو ہی ایک راہگیر ہے - تو ہی صرف ایک
میرا دوست ہے - تجھے ہی مین سب سے زیادہ محبت کرتا ہون - میرے مکان کا دروازہ
کھلا ہوا ہے - میرے گھر کے سامنے سے مثل خواب کے نہ گزر جانا -

(۲۳)

اے میرے دوست کیا تو شب کے وقت اس طوفان مین اپنے پریم (محبت) کے
سفر پر نکلا ہے ؟ آسمان مثل اوس شخص کے بڑبڑا رہا ہے جسکو کوئی مایوسی ہوئی ہو -
مجھے رات مین نیند نہین آئی - مین بار بار اپنا دروازہ کھولکر اے میرے دوست تاریکی
مین دیکھتا ہوا ہون -

مجھے کچھہ نظر نہین آتا۔ مین حیران ہون کہ تو کسطرف سے آرہا ہے۔ اے میرے دوست تو مجھہ تک پہونچنے کے لیئے کالی ندی کے نظر نہ آنے والے کونسے کنارہ سے۔ بھیانک جنگل کے کونسے راستہ سے۔ تاریکی کی کونسی پیچیدہ گہرائی سے آرہا ہے؟۔

(۲۴)

اگر دن ختم ہوگیا۔ اگر پرندون نے گانا بند کردیا۔ اگر ہوا تکان کی وجہ سے آہستہ چلنے لگی تو مجھپر اوسی طرح تاریکی کا گہرا پردہ ڈالدے جسطرح تو نے زمین پر نیند کا پردہ ڈالا ہے اور شام کے وقت کنول کے نرم پتون کو آہستہ سے بند کیا ہے۔

اوس مسافر کی جسکے خورد و نوش کا سامان سفر پورا ہونے کے قبل ختم ہوگیا ہو جسکے کپڑے پھٹ کر خاک آلودہ ہوگئے ہون جسمین چلنے کی قوت باقی نہ رہی ہو شرم اور غربت کو دور کر اور اوسکی زندگی کو اپنی مہربان رات کے سایہ مین مثل پھول کے تازہ کر۔

(۲۵)

تکان کی رات مین تجھپر بھروسہ رکھکر مجھے اپنے آپکو بغیر مزاحمت کے نیند کے حوالہ کردینا چاہیئے۔ مجھے یہہ نہ چاہیئے کہ اپنی کمزور روح پر جبر کرکے ناکافی تیاری کے ساتھہ تیری پوجا کرون۔ دن کی تھکی ہوئی آنکھون پر تو ہی رات کا پردہ اس غرض سے ڈالتا ہے کہ وہ تازہ خوشی کی روشنی مین جاگین۔

(۲۶)

وہ آیا اور میرے پاس بیٹھا لیکن مین نہ جاگا۔ ہائے کیسی منحوس نیند تھی۔

وہ آیا جب رات مین عالم سکون تھا۔ اوسکے ہاتھہ مین بانسری تھی اور اوسکے راگ سے میری نیند اور بھی میٹھی ہوگئی۔

ہائے۔ میری راتین اسطرح کیون ضائع ہو رہی ہین ؟۔ ہاے مین اوسکو نہین دیکھہ سکتا جسکا سانس میری نیند کو چھوتا رہتا ہے۔

(۲۷)

روشنی۔ آہ روشنی کہان ہے؟ اپنی خواہشات کو جلاکر روشنی پیدا کیجئے۔
چراغ ہے لیکن اوسمین مدھم روشنی بھی نہین۔ اے میرے دل کیا تیری یہی تقدیر ہے۔ آہ
اس سے تو تیرے لئے موت بہتر تھی۔
مصیبت دروازہ پر کھڑی ہے اور اوسکا یہہ پیغام ہے کہ تیرا مالک جاگ رہا ہے اور وہ
تجھے پریم استھان مین شب کی تاریکی مین بلا رہا ہے۔
آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہین اور متواتر بارش ہو رہی ہے۔ نہین معلوم وہ کیا شے ہے
جو میرے دل مین گدگدی پیدا کر رہی ہے۔ اوسکا مطلب میری سمجھ مین نہین آتا۔
تھوڑی دیر کی بجلی کی چمک سے آنکھون مین گہری تاریکی چھا جاتی ہے اور میرا دل اوس راستہ کو
ٹٹول رہا ہے جہان رات کی موسیقی مجھے بلا رہی ہے۔
روشنی۔ آہ روشنی کہان ہے؟ اپنی خواہشات کو جلاکر روشنی پیدا کیجئے۔ بادل کڑکتے ہین اور
ہوا سناٹے سے چل رہی ہے۔ رات سیاہ پتھر کی طرح تاریک ہے۔ تاریکی مین وقت نہ گزارنا چاہیے
پریم کے چراغ کو اپنی زندگی سے روشن کرو۔

(۲۸)

جن زنجیرون سے مین جکڑا ہوا ہون وہ بہت سخت ہین لیکن جب مین اون کو توڑنے کی کوشش
کرتا ہون تو میرا دل دُکھتا ہے۔ مین صرف آزادی چاہتا ہون لیکن اوسکی آرزو سے مجھے
شرم معلوم ہوتی ہے۔
مجھے یقین ہے کہ بیش قیمتی دولت تجھ مین ہے اور تو میرا بہترین دوست ہے لیکن میرا دل
اس بات کو گوارا نہین کرتا کہ مین اون کھلونون کو چھوڑون جو میرے کمرہ مین جمع ہین۔
میرے اوپر جو جامہ ہے وہ خاک اور موت کا ہے۔ مین اوس سے نفرت کرتا ہون لیکن محبت سے
اوس سے لپٹا تا ہون۔

مجھپر قرضہ جات بہت ہین اور میرے نقایص کی کوئی حد نہین ۔ میری شرم پوشیدہ اور سنگین ہے لیکن جب مین اپنی بہتری کے لئے دعا مانگتا ہون تو مین خوف سے کانپتا ہون کہ کہین میری دعا قبول نہ ہو جائے ۔

(۲۹)

وہ جسکو مینے اپنا نام دے رکھا ہے اس قیدخانہ مین رو رہا ہے ۔ مین اوسکے چارون طرف دیوار بنانے مین مشغول ہون اور جسطرح یہہ دیوار اونچی اوٹھکر روز بروز آسمان تک پہونچجاتی ہے مین اوسکے تاریک سایہ مین اپنی اصلی آتما کو بھول جاتا ہون ۔ مجھے اس اونچی دیوار پر بہت ناز ہے اور مین اوسپر مٹی اور خاک کا پلاسٹر لگاتا رہتا ہون تاکہ اوس نام مین کسی قسم کی کمی نہ رہ جائے ۔ اور اس سب احتیاط کا نتیجہ یہہ ہے کہ مین اپنی اصلی آتما کو بھول جاتا ہون ۔

(۳۰)

گوشہ تنہائی مین جانے کے لئے مین تنہا آیا تھا لیکن یہہ کون ہے جو سنسان تاریکی مین میرا تعاقب کر رہا ہے ؟ مین اوس سے بچنے کے لئے اپنا راستہ تبدیل کرتا ہون لیکن وہ پھر بھی میری ساتھ ہے ۔ وہ اپنے گھمنڈ ہوئے قدمون سے میرے پیچھے خاک اوڑاتا ہے اور ہر لفظ مین جو مین کہتا ہون وہ اپنی بلند آواز ملاتا ہے ۔ وہ میری ہی چھوٹی سی آتما ہے اوسے سامنے آتے ہوئے شرم اور حیا نہین معلوم ہوتی لیکن مجھے اوسکے ساتھ اے میرے مالک تیرے دروازہ پر آتے ہوے شرم معلوم ہوتی ہے ۔

(۳۱)

"قیدی ۔ مجھے بتا کہ تجھے کسنے باندھا ؟"

قیدی نے جواب دیا کہ "میرے مالک نے ۔ مینے خیال کیا کہ مین جاہ و ثروت مین سب سے اونچا اوٹھہ سکتا ہون اور مینے اپنے خزانہ مین وہ روپیہ جمع کیا جو بادشاہ کو نذر کرنا چاہئے تھا ۔ جب مجھپر نیند کا غلبہ ہوا تو مین اپنے مالک کے بستر پر سو گیا اور جب مین جاگا تو مجھے معلوم ہوا کہ

مین اپنے ہی خزانہ مین قید ہون ۔"

"قیدی ۔ مجھے بتا کہ یہہ زنجیر جو ٹوٹنے کے نا قابل ہے کسنے بنائی ہے ؟"

قیدی نے جواب دیا کہ" اس زنجیر کو مینے ہی بہت احتیاط سے تیار کیا ۔ مینے خیال کیا کہ میری ناقابل شکست قوت دنیا کو میری قدرت مین رکھیگی اور میری آزادی مین کوئی خلل نہ ڈال سکیگا ۔ اسطرح رات دن مینے اس زنجیر کو دھکتی ہوئی آگ مین بھاری ہتوڑے سے بجا کر تیار کیا ۔ بالآخر جب کام ختم ہوا اور زنجیر کی کڑیان مکمل اور ٹوٹنے کے ناقابل ہوگیئن تو مجھے معلوم ہوا کہ اسنے مجھے ہی جکڑ رکھا ہے ۔"

(۳۲)

وہ لوگ جو اس دنیا مین مجھ سے محبت کرتے ہین مجھے قید رکھنے کی ہر طرح کوشش کرتے ہین لیکن تیری محبت جو اونکی محبت سے زیادہ ہے دوسرے قسم کی ہے اور تو مجھے آزاد رکھتا ہے اس خیال سے کہ کہین مین اونکو بھول نہ جاون وہ مجھے تنہا نہین چھوڑتے لیکن دن پر دن گزرے چلے جاتے ہین اور تو نظر بھی نہین آتا ۔

اگر مین تیرا نام نہین لیتا ۔ اگر مین دل مین تیرا خیال نہین رکھتا تو بھی تیری محبت میری بھگتی (محبت) کا انتظار کرتی رہتی ہے ۔

(۳۳)

دن کے وقت وہ میرے مکان مین آئے اور اونہون نے کہا کہ" ہمین یہان ٹھرنے کے لئے بہت تھوڑی سی جگہ کی ضرورت ہے ۔"

اونہون نے کہا کہ" ہم پرماتما کی یاد مین تمہاری مدد کرینگے اور اوسکی رحمت مین سے جو حصّہ ہمین ملیگا اوسپر قناعت کرینگے ۔" یہہ کہکر وہ مکان کے ایک کونے مین چپ چاپ نیچی گردن کرکے بیٹھ گیئے ۔

لیکن شب کی تاریکی مین وہ جبر استعمال کرتے اور شور مچاتے ہوئے میرے مقدس مقام مین

گھس آئے اور پرماتما کے لئے جو اشیا مخصوص کی گئی تھین اونکو اپنے ناپاک ہاتھون سے چھین لیا۔

(۳۴)

مجھہ مین صرف وہ تتو باقی رہنے دے جس سے مین یہہ کہہ سکون کہ سوای تیرے میرا اور کچھہ نہین ہے۔
میری قوت ارادی کا صرف وہ حصہ باقی رہنے دے جس سے مین تجھے اپنے چارون طرف محسوس کر سکون اور ہر چیز مین تجھے دیکھہ سکون اور ہر لحظہ اپنی محبت تیری نذر کر سکون۔
مجھہ مین صرف وہ تتو باقی رہنے دے جس سے مین اپنے آپکو تجھہ سے پوشیدہ نہ کرون۔
میری زنجیرون کا صرف وہ حصہ باقی رہنے دے جس سے مین تیری رضا کا قیدی بنا رہون اور مین اپنی زندگی بھگتی کے ساتھہ گزارون تاکہ اس دنیا کے پیدا کرنے مین جو تیری غایت ہے اوسکی تکمیل ہو۔

(۳۵)

جہان انسان دوسرے انسانون سے خوف زدہ نہ ہو اور ہر شخص اپنا سر اوٹھا کر چلے۔
جہان علم حاصل کرنے کی پوری آزادی ہو۔
جہان انسانون نے اپنے آپکو مختلف فرقون مین تقسیم کر کے علٰحدگی نہ اختیار کی ہو۔
جہان سچائی کے گہرے سمندر سے پاک الفاظ نکلتے ہون۔
جہان اپنی قوت کے موافق محنت کر کے ہر شخص دنیا کو مکمل کرنے مین مشغول ہو۔
جہان سمجھہ کا پاک و صاف چشمہ مردہ رواجات کے ریگستان مین گم نہ ہوا ہو۔
جہان تو دماغ کو وسیع خیالات اور افعال کی طرف ہمیشہ رجوع کرتا رہتا ہو۔
اے پتا ما تو میرے ملک کو اون صفات کی بہشت بنا۔

(۳۶)

میرے مالک۔ میری یہہ دعا ہے کہ میری تنگ خیالی کو قطعاً دور کر۔
مجھے رنج اور راحت مساوی طور پر برداشت کرنے کی قوت عطا کر۔

سے مجھے یہہ قوت عطا کر کہ مین محبت کے ساتھہ دوسرے لوگون کی خدمت کرون۔
مجھے یہہ قوت عطا کر کہ مین غریب آدمیون کو اپنے سے علحدہ نہ سمجھون اور مغرور اور طاقتور آدمیون کے سامنے کبھی گردن نہ جھکاون۔
مجھے یہہ قوت عطا کر کہ مین روزمرہ کی تکالیف سے کبھی متاثر نہ ہون۔
مجھے یہہ قوت عطا کر کہ مین اپنی طاقت تیری مرضی کے موافق محبت سے کام مین لاون۔

(۳۷)

جب مجھہ مین چلنے کی قوت باقی نہ رہی تو مینے خیال کیا کہ میرا سفر ختم ہوگیا۔ میرے آگے راستہ بند ہے۔ میرے خورونوش کا سامان ختم ہوگیا اور عالم تنہائی مین بسر کرنے کا وقت آگیا۔ لیکن مجھے معلوم ہوا کہ تیری یہہ مرضی نہین ہے کہ میرا خاتمہ ہو۔ اور جب پرانے الفاظ زبان پر ختم ہوتے ہین تو دل مین جدید راگ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جب قدیم راستے گم ہو جاتے ہین تو جدید ممالک اپنے عجائبات کے ساتھہ نمودار ہو جاتے ہین۔

(۳۸)

مجھے ہر وقت یہی رٹ لگانی چاہئے کہ مین تجھے چاہتا ہون۔ صرف تجھے چاہتا ہون۔
تمام خواہشات جو مجھے رات دن پریشان کرتی رہتی ہین وہ جھوٹی اور بے اصل ہین۔
جسطرح رات کی گہری تاریکی صبح کی روشنی کی خبر دیتی ہے اوسیطرح میری گہری بیہوشی کی حالت مین یہہ صدا نکلے کہ مین تجھے چاہتا ہون۔ صرف تجھے چاہتا ہون۔
جسطرح طوفان امن کے ساتھہ زور سے ٹکرا کر بالآخر امن ہو جاتا ہے اوسیطرح میرے باغی تو تیری محبت سے ٹکرا کر بالآخر یہہ پکارتے ہین کہ مین تجھے چاہتا ہون۔ صرف تجھے چاہتا ہون۔

(۳۹)

جب میرا دل سخت اور سوکھا ہوا ہو تو مجھہ پر رحم کے بادل کی طرح آ۔
جب زندگی بے سود معلوم ہوتی ہو تو میرے سامنے گیت گاتا ہوا آ۔

جب کام زورون پر چل رہا ہوا ور چارون طرف اوسکا شور مچ رہا ہو تو مجھے اوس سے بیخود کر کے اے عالم سکوت کے مالک اپنے امن اور آرام کے ساتھہ میرے پاس آ۔
جب میرا فقیرانہ دل مُرجھایا ہوا علحدہ گوشہ مین بیٹھا ہوا ہو تو لے میرے پادشاہ دروازہ توڑکر پادشاہ کی شان کے ساتھہ آ۔
جب خواہشات دماغ کو مایا اور خاک سے اندھا کردین تو اے مقدس۔ اے ہمیشہ جاگنے والے اپنی روشنی اور بادلون کے ساتھہ آ۔

(۴۰)

اے پروردگار عالم۔ میرا بے فیض دل مثل اوس آسمان کے ہے جس سے عرصہ دراز سے بارش نہین ہوئی۔ آسمان خطرناک معلوم ہوتا ہے اور اوسپر کہین بادل کا پتہ نہین اور نہ خنکی ہی ہے جس سے یہہ خیال ہو سکے کہ کسی دوسرے مقام پر بارش ہوئی ہوگی۔
اگر تیری یہی مرضی ہے تو موت کے مانند تاریک طوفان بھیج اور بجلی کو مثل تازیانہ کے آسمان کے ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ تک کڑکنے دے۔
لیکن میرے مالک اس ناقابل برداشت گرمی کو دور کر جو چپ چاپ۔ سخت اور بے رحم ہے اور میرے دل کو مایوس کر رہی ہے۔
آسمان سے رحمت کے بادل اوسی طرح برسا جسطرح کہ مان اوس دن اپنے آنسو بہاتی جب باپ غصہ مین ہوتا ہے۔

(۴۱)

اے پیارے۔ تو اپنے آپکو تاریکی مین چھپائے ہوئے کہان کھڑا ہوا ہے جو وہ مٹی کی سڑک پر تجھے دباکر آگے نکلے چلے جارہے ہین اور تیری مطلق پروا نہین کرتے۔ مین جو نذرانہ تیرے لیے لایا ہون اوسکو لئے ہوئے گھنٹون تیرا منتظر رہتا ہون اور راہ گیر جب میرے سامنے سے گزرتے ہین تو ایک ایک پھول اوٹھائے جاتے ہین اور میرا ٹوکرا تقریباً خالی ہوگیا ہے۔

صبح کا وقت گزر گیا ۔ دوپہر بھی ڈھل گیا ۔ شام کی تاریکی مین میری آنکھون مین غنودگی ہے ۔ میرے سامنے سے جو آدمی اپنے گھر جا رہے ہین وہ میری طرف دیکھ کر مسکراتے ہین اور مین شرم سے پانی پانی ہو جاتا ہون ۔ مین فقیر کی لڑکی کیطرح اپنے منہ پر اپنا کپڑا ڈھانک کر بیٹھا ہوا ہون اور جب وہ مجھسے دریافت کرتے ہین کہ مین کیا چاہتا ہون تو مین اپنی آنکھین نیچی کر لیتا ہون اور اونھین کچھ جواب نہین دیتا ۔

آہ ۔ مین اونسے یہہ بات کسطرح کہہ سکتا ہون کہ مین تیرا منتظر ہون اور تو نے آنے کا وعدہ کیا ہے اس امر کے اظہار مین شرم مانع ہوتی ہے کہ مینے یہہ افلاس جہیز مین دینے کے لئے رکھا ہے ۔

آہ ۔ مین اسپر اپنے دل مین پوشیدہ طور پر ناز کرتا ہون ۔ مین گھاس پر بیٹھا ہوا آسمان کی طرف دیکھتا اور اوس روشنی کا خواب دیکھتا ہون جو تیرے آنے سے چارون طرف دفعتاً پیدا ہوگی اور تیرے رتھ کے اوپر سنہرے جھنڈے اوڑ رہے ہونگے ۔ جب سڑک پر کھڑے ہوئے آدمی تجھے یہان اس غرض سے آتے ہوئے دیکھینگے کہ تو مجھے فقیر کی لڑکی کی طرح بیٹھے کپڑے ہوئے شرم اور غرور سے مثل اوس بیل کے کانپتے ہوئے جسکو گرمیون کی خوشگوار ہوا تازہ کر رہی ہو اپنے پاس بٹھائے تو وہ حیرت زدہ ہو کر اپنا منہ پھیلائینگے ۔ لیکن وقت گزرا جاتا ہے اور تیرے رتھ کے پہیون کی آواز سنائی نہین دیتی ۔ جلوس پر جلوس اپنا شور و غل و شان دکھاتا ہوا نکلا چلا جاتا ہے لیکن کیا تو اونکے پیچھے تاریکی مین چپ چاپ کھڑا رہیگا ؟ اور کیا صرف مین تجھسے ملنے کی آرزو مین انتظار کرتا اور روتا ہوا کھڑا رہونگا ؟

(۴۲)

علی الصباح لوگون نے ایک دوسرے کے کان مین یہہ کہا کہ ہم ایک کشتی مین سوار ہو کر جائینگے ۔ اوس کشتی مین سوائے تیرے اور میرے اور کوئی نہ ہوگا اور دنیا کے کسی آدمی کو ہمارے اس سفر کی خبر نہ ہوگی جسکا نہ کوئی منزل مقصود ہے اور نہ جسکی کوئی انتہا ۔

اوس بے کنار دریا مین تو چپ چاپ مسکراتا ہوا میرے راگ سنیگا جنکی موسیقی لہرون کی طرح

الفاظ کی بندش سے آزاد ہو گی۔

کیا ابھی وہ وقت نہین آیا؟ کیا ابھی کچھ اور کام کرنا باقی ہے؟ شام تو ہو گئی اور سمندر کے پرندے اپنے گھونسلون مین واپس آرہے ہین۔

کسے معلوم کہ میری زنجیرین کب علحدہ کی جائینگی اور میری کشتی آفتاب کی آخری شعاع کی طرح کب تاریکی مین غایب ہو گی؟

(۴۳)

ایک دن ایسا تھا کہ مین تیرے لئے تیار نہ تھا۔ اے میرے پادشاہ! مین تجھسے ناآشنا تھا اور تو مثل معمولی آدمی کے بغیر بلائے میرے دل مین داخل ہوا اور تو نے میری زندگی کے بیکار لمحون پر دوام کی مہر ثبت کی۔

آجکل جب اتفاق سے میری نظر ان پر پڑی اور مجھے تیرے دستخط دکھائی دیئے تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ میرے بیکار زمانہ کی خوشی اور رنج کی یادگارون مین جنکو مین بھول گیا ہون پھیلے ہوئے پڑے ہین۔

جب مین بچپن مین اپنے کھلونون سے کھیلتا تھا تو تو میری طرف حقارت کی نظر سے دیکھ کر مُنہ نہین پھیرتا تھا اور مینے کھیل کے اثنا مین جو تیرے قدمون کی آہٹ سُنی تھی وہ وہی ہے جو ایک ستارہ سے دوسرے ستارہ تک پھیلی ہوئی ہے۔

(۴۴)

مجھے یہی اچھا معلوم ہوتا ہے کہ سڑک پر کھڑا ہوا تیرا راستہ دیکھتا رہون جہان روشنی کے بعد سایہ اور موسم گرما کے بعد برسات آتی ہے۔ نامعلوم آسمانون سے پیامبر پیام لیکر میرے پاس آتے اور مجھے مبارک باد دیتے ہین۔ میرا دل اندر سے خوش ہے اور نسیم سحری مجھے خوشگوار معلوم ہوتی ہے۔ صبح سے شام تک مین اپنے دروازہ پر بیٹھا رہتا ہون اور مجھے معلوم ہے کہ دفعتاً وہ نیک ساعت آئیگی جب مین تجھے دیکھونگا۔

اوسوقت تک مین تنہا بیٹھا ہوا مسکراتا اور گاتا رہونگا۔ اوسوقت تک ہوا وعدہ کی خوشبو دیتی رہیگی۔

(۴۵)

کیا تمنے اوسکے قدمون کی آہٹ نہین سُنی؟ ۔ وہ آتا ہے ۔ آتا ہے۔ ہمیشہ آتا ہے۔ ہر لمحہ۔ ہر وقت۔ ہر دن اور ہر رات وہ آتا ہے۔ آتا ہے۔ ہمیشہ آتا ہے۔
مختلف قسم کے خیالات کے زیر اثر ہوکر مینے مختلف قسم کے گیت گائے لیکن اون ترانون سے ہمیشہ یہی صدا نکلتی ہے کہ "وہ آتا ہے۔ آتا ہے۔ ہمیشہ آتا ہے۔"
بیساکھ کی دھوپ کے خوشگوار دنون مین وہ جنگل کے راستہ سے آتا ہے۔ آتا ہے۔ ہمیشہ آتا ہے۔
ساون کی تاریک راتون مین بادلون کے بڑبڑاتے ہوئے رتھون پر سوار ہوکر وہ آتا ہے۔ آتا ہے۔ ہمیشہ آتا ہے۔
تکلیف اور رنج کی حالت مین وہ اپنے قدمون سے میرا دل دباتا ہے اور اوسکے قدمون کو چھو کر مین خوشی سے پھولا نہین سماتا۔

(۴۶)

مجھے نہین معلوم کہ مجھسے ملنے کے لئے چلے ہوئے تجھے کسقدر زمانہ گزر چکا ہے۔ آفتاب اور ستارے تجھے مجھسے ہمیشہ پوشیدہ نہین رکھہ سکتے۔
صبح اور شام کے وقت اکثر تیرے قدمون کی آہٹ سنائی دی ہے اور تیرا پیام برمیرے دل مین آیا اور اوسنے مجھے پوشیدہ طور پر بلایا ہے۔ نہین معلوم آج میری زندگی مین نئی جان کیون معلوم ہوتی ہے اور میرے دل مین خوشی کی لہرین کیون موج زن ہین۔
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب کام ختم ہونے کا وقت آگیا کیونکہ اب ہوا مین تیری موجودگی کی بھینی بھینی خوشبو معلوم ہو رہی ہے۔

(۴۷)

رات تقریباً ختم ہوئی اور مین اب تک اوسکا منتظر رہا۔ مجھے خوف ہے کہ وہ صبح کے وقت

جب مین تکان کی وجہ سے سو رہا ہون۔ کہین دفعتاً نہ آجائے۔ اسے دوستو اوسکے آنے کے لیئے راستہ چھوڑ دینا اور اوسے آنے سے منع نہ کرنا۔

اگر اوسکے قدمون کی آواز سے مین نہ جاگون تو میری یہہ التجا ہے کہ مجھے نہ جگانا۔ مین یہہ نہین چاہتا کہ صبح کی روشنی مین جب پرندا پنا راگ الاپین اور ہوا تیزی کے ساتھ چلکر خوشی منائے تو مین جاگون۔ اگر صبح کے وقت میرا مالک بھی دفعتاً میرے دروازہ پر آئے تو مجھے آرام کر سونے دو۔ آہ میری نیند۔ بیش قیمت نیند۔ جو رخصت ہونے کے لیئے صرف اس بات کی منتظر ہے کہ وہ تجھے چھوے۔ آہ میری بند آنکھین جو اپنی پلک صرف اوسکی مسکراہٹ کی روشنی مین اوٹھائنگی جب وہ نیند کی تاریکی مین سے مثل خواب کے نمودار ہوگا۔

اوسکو میرے روبرو ابتدائی روشنی اور شکل کی حیثیت سے نمودار ہونے دو۔ جب میری روح جاگے تو سب سے پہلے اوسکو اوسکے دیدار کا جلوہ نصیب ہونے دو۔ اور جب مین اپنی طرف واپس ہون تو اسی واپسی میرے مالک ہی مین ہونے دو۔

(۴۸)

صبح کے سمندر کے سکوت کو پرندون کے راگ نے لہرون کی شکل مین مبدل کیا اور سڑک کے کنارہ پر پھول خوشی منا رہے تھے اور سنہرے بادل ہمارے سر پر پھیلے ہوئے تھے اوس وقت ہمنے کسی چیز کی طرف توجہ نہ کی اور بڑھتے چلے گئے۔

نہ ہم کھیلے اور نہ ہمنے خوشی کے گیت گائے۔ نہ ہم گاون مین خرید و فروخت کے لیئے گئے اور نہ ہمنے بات چیت کی اور نہ ہم مسکرائے۔ نہ ہم راستہ مین ٹھیرے۔ ہم تیزی کے ساتھ راستہ طے کرتے ہوئے چلے گئے۔

آفتاب نصف النہار پر پہونچا اور فاختہ درختون کے سایہ مین کوکو کرنے لگین۔ سوکھے ہوئے پتے دوپہر کی گرم ہوا مین ناچنے اور کھڑکھڑانے لگے۔ لڑکے جو مویشی چرا رہے تھے وہ بڑکے درخت کے سایہ مین اونگھنے اور خواب دیکھنے لگے اور مین پانی کے کنارہ پر گھاس کے

اوپر لپیٹ گیا۔

میرے ساتھی حقارت کی نظر سے میری طرف ہنسنے لگے۔ وہ اپنا سر اونچا کئے ہوئے بڑھتے چلے گئے۔ اونہون نے نہ پیچھے دیکھا نہ آرام کیا۔ وہ اسقدر دور نکل گئے کہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ نیلے آسمان مین غایب ہو گئے۔ وہ بہت سے میدان اور پہاڑون کو عبور کرتے ہوئے عجیب و غریب اور دور دراز ممالک مین پہونچ گئے۔ لمبے راستہ سے نہ ہٹنے والے بہادر وتمکو شاباش ہے۔ شرم اور ندامت کی وجہ سے مجھے اوٹھنے کی خواہش ہوی لیکن مجھمین اوٹھنے کی سکت نہ تھی۔ مینے اپنے آپکو خوشی اور ندامت کے حوالہ کیا۔ اوسوقت مجھے ایک مدہم خوشی کا سایہ معلوم ہوا۔

دھوپ سے جگمگاتے ہوئے ہرے پتون کا سایہ آہستہ آہستہ میرے دل پر پھیل گیا۔ مین بھول گیا کہ کس غرض سے مینے سفر کیا تھا اور مینے اپنا دماغ بلا مزاحمت گہرے سایہ اور راگون کے حوالہ کیا۔

بالآخر جب جاگ کر مینے اپنی آنکھین کھولین تو تجھے اپنے پاس کھڑے ہوئے اور میری نیندکو اپنی مسکراہٹ سے غرقاب کرتے ہوئے دیکھا۔ میرا یہہ خوف غلط ثابت ہوا کہ تجھہ تک پہونچنے کا راستہ بہت دور او رتھکانے والا تھا اور تجھہ تک پہونچنے کے لئے بہت سخت مقابلہ کی ضرورت تھی۔

(۴۹)

تو اپنے تخت پر سے اوتر کر آیا اور میرے جھونپڑے کے دروازہ پر کھڑا ہوا۔

مین ایک کونے مین بیٹھا ہوا تنہا گا رہا تھا۔ میرا راگ تجھے بھلا معلوم ہوا۔ تو اپنے تخت سے اوتر کر میرے جھونپڑے کے دروازہ پر کھڑا ہوا۔

تیرے دربار مین سینکڑون ماہران فن جمع ہین اور وہ ہروقت وہان گاتے رہتے ہین۔ لیکن مجھہ نوسیکھ کے سادہ راگ سے تیری بھگتی کی الاپ نکلی۔ میرا سادہ راگ اس عالم کی

موسیقی مین ملا اور تو اپنے تخت سے اوتر کر میرے جھوپڑے کے دروازہ پر کھڑا ہوا اور
مجھے ایک پھول انعام دیا۔

(۵۰)

مین گاون مین در بدر بھیک مانگتا ہوا پھر رہا تھا کہ کچھہ فاصلہ پر مجھے تیرا شاندار چمکتا ہوا سنہرا
رتھہ نظر آیا۔ مین حیرت زدہ ہوکر یہہ سوچنے لگا کہ یہہ پادشاہون کا بادشاہ کون ہے۔
میرے دل مین ہزارون قسم کی امیدین پیدا ہوئین اور مینے خیال کیا کہ اب میری مصیبت کا
زمانہ ختم ہوا۔ مین اس امید مین کہ بن مانگے دان ملیگا اور سونا چاندی نچھاور کیا جائیگا چپ چاپ
کھڑا ہوگیا۔ تیرا رتھہ اوس جگہہ ٹھہرا جہان مین کھڑا ہوا تھا۔ تیری نظر مجھپر پڑی اور تو مسکراتا ہوا
رتھہ سے اوتر کر میرے پاس آیا۔ میرا دل باغ باغ ہوگیا اور مینے خیال کیا کہ بالآخر میری
تقدیر جاگی۔ اوسکے بعد تونے اپنا دایان ہاتھہ میری طرف پھیلا کر کہا کہ "تیرے پاس مجھے
دینے کے لئے کیا ہے؟"
آہ۔ بادشاہ ہوکر مجھہ فقیر سے یہہ مذاق۔ مین پریشان ہوگیا اور اس فکر مین تھا کہ اس سوال کا
کیا جواب دون۔ بالآخر مینے اپنی جھولی سے تھوڑا سا اناج نکالکر آہستہ سے تیرے
ہاتھہ پر رکھہ دیا۔
جب شام کے وقت مینے اپنی جھولی خالی کی تو مجھے بڑی حیرت ہوئی اور اوس اناج مین
ایک سونے کی ڈلی اوس اناج کے مساوی ملی جو مینے تجھے دیا تھا۔ اوسوقت مین آہ و زاری
کرنے اور یہہ کہنے لگا کہ افسوس مینے اپنا سارا اناج تجھے کیون نہ دیدیا۔

(۵۱)

شب کی تاریکی گہری ہوگئی تھی۔ دن کا کام ختم ہوچکا تھا۔ ہمنے خیال کیا کہ سب مہمان آچکے ہیں۔
مکانات کے دروازے بند کرلئے گئے۔ بعض آدمیون نے کہا کہ ابھی بادشاہ کا آنا باقی ہے۔
یہہ سنکر ہم ہنسنے لگے اور ہمنے کہا کہ "نہین۔ ایسا نہین ہوسکتا"۔ دروازہ پر دستک ہوئی

لیکن ہمنے کہا کہ کچھ نہین ہے - ہوا سے دروازہ بج رہا ہے -
ہم چراغ گل کرکے سو گئے - بعض آدمیون نے کہا کہ " پادشاہ کا پیامبر دستک دے رہا ہے "
ہمنے ہنس کر کہا کہ " نہین - صرف ہوا سے دروازہ بج رہا ہے "
شب کے بارہ بجے ایک آواز سنائی دی - ہم نیند سے چونکے لیکن ہمنے خیال کیا کہ وہ بادلون کی کڑک ہے - زمین ہلنے اور دیوارین جھولنے لگین اور ہماری نیند اوچاٹ ہو گئی - بعض آدمیون نے کہا کہ یہہ اوسکے رتھ کے پہیون کی آواز ہے - ہمنے غنودگی کی حالت مین کہا کہ " نہین - یہہ صرف بادلون کی گرج ہے "
رات ابھی تک تاریک تھی کہ دفعتاً نقارہ بجا اور یہہ آواز سنائی دی کہ " جاگو - تاخیر نہ کرو " ہمنے اپنے دل کو اپنے ہاتھ سے دبایا اور ہم خوف سے کانپنے لگے - بعض آدمیون نے کہا کہ " دیکھو پادشاہ کا جھنڈا دکھائی دے رہا ہے " ہم کھڑے ہو کر پکارنے لگے کہ " اب تاخیر کا وقت نہین ہے "
پادشاہ آگیا ہے لیکن چراغ کہان ہے ؟ - اوسکے لئے ہار کہان ہے ؟ اوسکو بٹھانے کے لئے تخت کہان ہے ؟ ہائے - شرم کی بات ہے ! نہایت شرم کی بات ہے !! - اوسکو بٹھانے کے لئے کمرہ کہان ہے ؟ اوسمین آرایش کہان ہے ؟ کسی نے کہا کہ " اب یہہ پکارنے کا رہے - اوسکو خالی ہاتھون سے لو اور اپنے بوریہ کے کمرہ مین لے جاؤ " دروازہ کھولو اور سنکھ بجاؤ - شب کی گہری تاریکی مین ہمارے تاریک اور بے فیض گھرون کا پادشاہ آیا ہے - آسمان مین بادل کڑک رہے ہین - تاریکی بجلی کے خوف سے کانپ رہی ہے - پھٹا ہوا بوریہ لاکر صحن مین ڈالدو - طوفان کے ساتھ دفعتاً خوفناک رات کا پادشاہ بھی آگیا ہے -

(۵۲)

مینے خیال کیا کہ تیرے گلے کا گلاب کا ہار تجھسے مانگونگا لیکن میری ہمت نہ ہوئی - اسطرح مین صبح کا منتظر رہا تاکہ تیرے چلے جانے کے بعد تیرے بستر سے گرے ہوئے پھول

اوٹھالون ۔ مینے بھکاری کی طرح ایکدٔ جھڑی ہوئی پتیان تلاش کرنے کی کوشش کی ۔
افسوس ۔ مجھے تلاش سے کیا ملا ؟ تیری محبت کی کیا نشانی وہان پائی ؟ وہان مجھے کوئی پھول
یا سامگری (سامان پوجہ) یا خوشبودار پانی کا برتن نہین ملا ۔ وہان مجھے تیری زبردست
تلوار ملی جو بجلی کی طرح چمکتی ہے اور بادلون کی کڑک سے زیادہ آواز کرتی ہے ۔ صبح کی خوشگوار
روشنی کھڑکیون مین سے آتی ہے اور تیرے بستر پر پھیل جاتی ہے ۔ صبح کی چڑیان چہکتی ہین
اور پوچھتی ہین کہ "تیرے پاس کیا ہے ؟" نہ پھول ہے نہ سامگری نہ خوشبودار پانی کا برتن ۔
صرف تیری خوفناک تلوار ہے ۔

مین حیرت زدہ ہوکر یہہ سوچتا ہون کہ یہہ تیرا کیا تحفہ ہے ؟ مجھے کوئی جگہ نہین ملتی جہان اوسے
چھپا سکون ۔ اس کمزور جسم پر اوسے لگاتے ہوئے مجھے شرم معلوم ہوتی ہے اور جب مین
اوسے اپنے سینہ سے لگاتا ہون تو مجھے ضرر پہونچتا ہے لیکن مین تیرے اس تحفہ کی یاد اپنے
دل مین رکھونگا گو وہ تکلیف کا بوجھ ہے ۔

اب مجھے اس دنیا مین کوئی خوف نہین رہا اور آیندہ اس دنیا مین جو مزاحمت مجھے پیش آئیگی
اوس مین تو فتح یاب ہوگا ۔ تونے موت کو میرا ساتھی بنایا ہے اور مین اوسے اپنی زندگی کا
تاج پنہاونگا ۔ میری زنجیرون کو کاٹنے کے لئے تیری تلوار میرے پاس ہے اور اب مجھے
اس دنیا مین کوئی خوف نہین ۔

اب مین فضول آرایش کا خیال چھوڑ دونگا ۔ اے میرے دل کے مالک ۔ اب مین تیرا منتظر
نہ رہونگا اور پوشیدہ طور پر تیرے لئے نہ روونگا ۔ اب مین شرمیلاپن ترک کردونگا اور تجھے
خوش کرنے کی کوشش نہ کرونگا ۔ تونے اپنی تلوار مجھے آرایش کے لئے دی ہے ۔ اب گڑیون کی
آرایش میرے لئے موزون نہین ہے ۔

(۵۳)

تیرے نگن جو ستارون سے مرصع اور مختلف رنگون کے جواہرات سے جڑے ہوئے ہین

نہایت خوبصورت ہین ۔لیکن تیری تلواراون سے بھی زیادہ خوبصورت ہے وہ ایسی چمکدار معلوم ہوتی ہے جیسی کہ آفتاب کی کرنین غروب کے وقت معلوم ہوتی ہین ۔
وہ اوسی طرح کانپتی ہے جسطرح انتہا درجہ کی تکلیف مین نزع کے وقت انسان کانپتا ہے ۔
تیرا کنگن تارون کے ہیرون سے جڑا ہوا خوبصورت ہے لیکن اے بادلون کے مالک تیری تلوار انتہا درجہ کی خوبصورت ہے اوسکے دیکھنے یا خیال کرنے سے خوف معلوم ہوتا ہے

(۵۴)

مینے تجھ سے کچھ نہین مانگا نہ اپنا نام ہی تیرے سامنے لیا ۔ جب تو رخصت ہوا تو مین چپ چاپ کھڑا رہا ۔ مین کنوین کے پاس تنہا تھا جہان درختون کا سایہ پڑ رہا تھا اور عورتین اپنے مٹی کے گھڑے بھر کر اپنے گھر کو چلی گئی تھین ۔ اونہون نے مجھے پکارا اور کہا کہ ”اب چلو دوپہر ہونے آئی“ لیکن مین اپنے خیالات مین ایسا منہمک تھا کہ اوٹھنے کو جی نہ چاہا ۔
جب تو آیا تو مجھے تیرے قدمون کی آہٹ بھی نہ سنائی دی ۔ تیری آنکھین جب مجھ پر پڑین تو غمگین تھین ۔ تیری آواز تھکی ہوئی معلوم ہوتی تھی جب تو نے مجھسے کہا کہ ”مین پیاسا مسافر ہون“ مین دفعتاً چونک پڑا اور اپنے گھڑے سے تجھے پانی پلانے لگا ۔ درختون کے پتون سے آواز نکل رہی تھی ۔ کوئل کوک رہی تھی اور پھول کھل رہے تھے ۔
جب تو نے میرا نام دریافت کیا تو مجھے شرم معلوم ہونے لگی ۔ مینے تیری کیا خدمت کی تھی کہ تو مجھے یاد رکھتا ۔ لیکن یہہ خیال کہ مینے تجھے پیاس کے وقت پانی پلایا میرے دل کو ہمیشہ کے لئے خوش رکھیگا ۔ شام ہونے آئی ۔ پرندون کی آوازمین تکان معلوم ہو رہا ہے ۔ نیم کے پتے آہستہ آہستہ ہل رہے ہین لیکن مین سوچ رہا ہون اور سوچ رہا ہون ۔

(۵۵)

تمہارے دل پر سستی اور تمہاری آنکھون مین غنودگی ہے ۔
کیا تمہین ابھی تک یہہ خوشخبری نہین ملی کہ پھول اپنی شان کے ساتھ کانٹون مین حکمران ہین ۔

جاگو! جاگو!! وقت بے کار نہ گزرنے دو۔
عالم تنہائی مین جہان پتھر کی سڑک ختم ہوتی ہے میرا دوست تنہا بیٹھا ہوا ہے۔ اوسے دھوکا نہ دو۔ جاگو! جاگو!!۔
اگر دوپہر کی گرمی مین آسمان تڑپ رہا او رپسینہ پسینہ ہو رہا ہے یا اگر جلتی ہوئی ریت اپنی پیاس کی چادر پھیلائے ہوئے ہے تو تم کو اس سے کیا غرض ہے۔
کیا تمہارے دل کے اندر کوئی خوشی نہین ہے؟ تمہارے ہر قدم پر کیا سڑک کی بانسری اپنی تکلیف کا میٹھا راگ نہ الاپیگی۔

(۵۶)

تو اپنا کامل آنند مجھ مین حاصل کرتا ہے۔ اسی غرض سے تو آسمان سے اوترکر میرے پاس آیا ہے۔ اے بہشت کے مالک اگر مین نہ ہوتا تو تو اپنی محبت کا اظہار کس سے کرتا جو تو نے اپنی سب دولت کا مجھے شریک بنایا ہے۔ تیرے آنند کی دائمی تصویر میرے دل مین ہے۔ میری زندگی مین تیری مرضی ہمیشہ جسم اختیار کرتی رہتی ہے۔
مجھے گرویدہ کرنے کے لئے تو نے جو پادشاہون کا پادشاہ ہے اپنے آپکو حسن سے آراستہ کیا ہے۔ اور اسی غرض سے تیرا پریم (محبت) تیرے عاشق کی بھگتی مین ضم ہو جاتا ہے اور اوسوقت دونون ایک ہی ہو جاتے ہین۔

(۵۷)

میری روشنی کو روشن کر جسکا نور عالم مین پھیلا ہوا ہے جو آنکھون کو منور اور دل کو شگفتہ کرتی ہے۔ اے میرے پیارے۔ روشنی میری جان کے مرکز پر ناچتی ہے وہ مجھ مین محبت کا راگ پیدا کرتی ہے۔ اوس سے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہین۔ ہوا خوشی سے دیوانی ہو جاتی ہے اور زمین مین آنند پیدا ہو جاتا ہے۔
روشنی کے سمندر مین تتریان جہازون کے مانند اپنے پر پھیلاتی ہین۔ نرگس اور چنبیلی کے پھول

روشنی کی لہر پر نمودار ہوتے ہین۔
اے پیارے۔ جب بادلون سے روشنی ٹکراتی ہے تو سونے کے ٹکڑے بن جاتے ہین اور وہ کثرت سے موتی برساتے ہین۔
اے پیارے ایک پتے سے دوسرے پتے تک خوشی پھیلتی ہے اور جو آنند ہوتا ہے اوسکا اندازہ نہین کیا جاسکتا۔ بہشت کے دریانے اپنے سواحل غرقاب کر دئے ہین اور چارون طرف خوشی کی طغیانی ہوگئی ہے۔

(۵۸)

خوشی کے سب راگ میرے آخری گیت مین ملنے دو۔ اوس خوشی کے جو زمین پر چارون طرف ہریالی ہی ہریالی پیدا کرتی ہے۔ اوس خوشی کے جو موت اور زندگی کو اس عالم مین نچاتی ہے۔ اوس خوشی کے جو طوفان کے ساتھ آتی ہے اور سب جہان کو اپنی ہنسی سے ہلاتی اور جگاتی ہے۔ اوس خوشی کے جو تکلیف کے کھلے ہوئے سرخ کنول پر آنسو بہاتی ہوئی چپ چاپ بیٹھی رہتی ہے۔ اوس خوشی کے جو اپنی سب دولت خاک مین پھینک دیتی ہے اور ایک لفظ بھی زبان پر نہین لاتی۔

(۵۹)

یہہ سنہری روشنی جو پتون پر پھیلی ہوئی ہے یہہ بادل جو آسمان مین چکر لگا رہے ہین۔ یہہ ہوا جو میری پیشانی کو ٹھنڈی کر رہی ہے وہ سب اے پیارے سوائے تیری محبت کے اور کچھ نہین ہین۔
صبح کی روشنی نے میری آنکھون کو چکا چوند کر دیا یہہ تیرا پیام ہے جو میرے دل کے لئے بھیجا گیا ہے۔ تو نے آسمان سے اپنا منہ میری طرف جھکا رکھا ہے۔ تیری آنکھین میری آنکھون پر پڑتی ہین اور میرا دل تیرے قدم چھوتا ہے۔

(۶۰)

لاانتہاہی عالم کے کنارہ پر بچے جمع ہین - غیر محدود آسمان بے حس و حرکت اوسکے سر پر ہے اور سمندر کا پانی بے چین ہے - لاانتہاہی عالم کے کنارہ پر بچے ناچتے اور گاتے ہوئے جمع ہوتے ہین -

وہ ریت کے گھر بناتے اور خالی سیپیون سے کھیلتے ہین -

سوکھے ہوئے پتون کی وہ ناو بناتے اور خوش ہوتے ہوئے اوسکو وسیع سمندر مین بہاتے ہین - لاانتہاہی عالم کے کنارہ پر بچے کھیلتے ہین -

اونہین نہ تیرنا آتا ہے نہ جال ڈالنا - موتیون کے متلاشی موتیون کے لئے غوطہ لگاتے ہین - تاجر جہازون مین سفر کرتے ہین لیکن بچے کنکر جمع کرتے اور اونکو پھیلاتے رہتے ہین - وہ مخفی خزانون کو تلاش نہین کرتے نہ اونکو جال ڈالنا آتا ہے -

سمندر خوشی سے اپنا سینہ اوبھارتا ہے اور اوسکے کنارہ پر آفتاب کی زرد شعاعین مسکراتی ہین - ہلاکت کا باعث ہونے والی لہرین بچون کے لئے بے معنی گیت اوسی طرح گاتی ہین جسطرح مان اپنے بچہ کے جھولے پر گاتی ہے - سمندر بچون سے کھیلتا ہے اور اوسکے کنارہ پر آفتاب کی زرد شعاعین مسکراتی ہین -

لاانتہاہی عالم کے کنارہ پر بچے جمع ہین - بے پایان آسمان مین طوفان برپا ہے - بے پایان سمندر مین جہاز تباہ ہوتے ہین - ہر طرف موت ہی موت ہے اور بچے کھیلتے ہین - لاانتہاہی عالم کے کنارہ پر بچون کا شاندار جلسہ ہو رہا ہے -

(۶۱)

جب بچون کی آنکھون مین نیند ڈگمگاتی ہے تو کیا کسی کو معلوم ہے کہ وہ کہان سے آتی ہے ؟ - ہان یہہ روایت ہے کہ اوسکا وطن پریون کے ایک گاون مین ہے جہان گنجان درختون کے سایہ مین جنکو جگنو اپنی روشنی سے منور کرتے ہین دو جادو کے ہلکے سے پھول ہین - بچون کی آنکھون مین نینداون مین سے آتی ہے - جب بچہ سوتا ہے اوسوقت اوسکے لبون پر جو مسکراہٹ

ہوتی ہے کیا کسی کو معلوم ہے کہ وہ کہاں پیدا ہوئی ہے ؟

ہاں یہہ روایت ہے کہ دوج کے چاند کی ہلکی سی کرن نے خزان کے بھاگتے ہوئے بادل کا کنارہ چھوا اور اوس سے صاف کی ہوئی صبح کے خواب مین وہ پیدا ہوئی ۔ مسکراہٹ جو بچہ کے لبون پر ہوتی ہے جب وہ سوتا ہے ۔

میٹھی اور نرم تازگی جو بچہ کے اعضا مین چمکتی ہے ۔ کیا کسی کو معلوم ہے کہ وہ اس قدر عرصہ سے کہان پنہان تھی ؟

ہاں جب اوسکی ماں لڑکی تھی وہ اوسکے دل مین عشق کے پوشیدہ اور نرم راز مین پنہان تھی ۔ میٹھی اور نرم تازگی جو بچہ کے اعضا مین چمکتی ہے ۔

(۶۲)

میرے بچہ جب مین تیرے لئے رنگین کھلونے لاتا ہون تو مجھے معلوم ہوتا ہے کہ بادلون اور پانی مین کیون مختلف رنگ ہوتے ہین اور پھول کیون رنگا رنگ کے ہوتے ہین ۔ میرے بچہ جب مین تجھے رنگین کھلونے دیتا ہون ۔

جب مین اس غرض سے گاتا ہون کہ تو ناچے تو مجھے درحقیقت معلوم ہوتا ہے کہ پتون مین راگ کیون ہے اور لہرین اپنی الاپ سے زمین کو کیون مست کرتی ہین ۔ جب مین اس غرض سے گاتا ہون کہ تو ناچے ۔

جب مین تیرے حریص ہاتھون کے لئے مٹھائی لاتا ہون تو مجھے معلوم ہوتا ہے کہ پھول کے پیالہ مین شہد کیون ہے اور پھلون مین میٹھا رس کیون پنہا ہے ۔ جب مین تیرے حریص ہاتھون کے لئے مٹھائی لاتا ہون ۔ جب مین تجھے اس غرض سے پیار کرتا ہون کہ تو مسکرائے تو مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیا خوشی ہے جو آسمان سے صبح کی روشنی مین مثل دریا کے لہرین مارتی ہے اور وہ کیا خوشی ہے جو گرمیون کی ٹھنڈی ہوا میرے جسم مین پیدا کرتی ہے ۔ جب مین تجھے اس غرض سے پیار کرتا ہون کہ تو مسکرائے ۔

(۶۳)

تو نے مجھے اون دوستون سے آشنا کیا جن سے مین ناآشنا تھا۔ تو نے مجھے غیر گھرون مین جگہ دلائی۔ تو نے غیریت کو رفع کیا اور اجنبی آدمی کو بھائی بنایا۔
جب مجھے اپنا معمولی مسکن چھوڑنا پڑتا ہے تو مین بے چین ہوتا ہون۔ مین بھول جاتا ہون کہ جدید مسکن مین بھی قدیم سکونت پذیر ہے اور تو وہان بھی موجود ہے۔
زندگی اور موت مین۔ اس دنیا یا دوسری دنیا مین تو ہی مجھے لے جاتا ہے میری لازوال زندگی کا دائمی ساتھی تو ہی ہے اور تو ہی میرا دل خوشی کی زنجیرون سے اجنبی لوگون کے ساتھ ملاتا رہتا ہے۔
جب انسان تجھے جان لیتا ہے تو غیریت نہین رہتی اور کوئی دروازہ بند نہین ہوتا۔ آہ۔ میری یہہ دعا قبول کر کہ مین تیرے آنند کو مایا کے جال مین پھنسکر بھول نہ جاون۔

(۶۴)

دریا کے کنارہ پر لمبی لمبی گھاس مین مینے اوس سے دریافت کیا کہ "اے ناکتخدا لڑکی تو اپنا چراغ اپنے روپٹہ سے چھپا کر کہان جا رہی ہے؟۔ میرا گھر تنہا اور تاریک ہے۔ مجھے اپنا چراغ مانگے دے"۔ اوسنے اپنی بڑی بڑی سیاہ آنکھین اوٹھا کر میرے چہرہ کی طرف دیکھا اور جواب دیا کہ "مین یہہ چراغ اوسوقت جب آفتاب مغرب مین غروب ہوگا دریا مین بہا دونگی"۔ مین تنہا لمبی لمبی گھاس مین اوسکے چراغ کی ٹمٹماتی ہوئی روشنی دریا مین بغیر کسی مصرف کے بہتے ہوئے دیکھتا کھڑا رہا۔ جب رات زیادہ ہوگئی اور سکوت کا عالم تھا اوسوقت مینے اوس سے دریافت کیا کہ "اے لڑکی۔ تیرے سب چراغ جل رہے ہین۔ تو اونکو لیکر کہان جا رہی ہے؟۔ میرا گھر تنہا اور تاریک ہے۔ مجھے اپنا چراغ مانگے دے"۔ اوسنے اپنی بڑی بڑی سیاہ آنکھین اوٹھا کر میرے چہرہ کی طرف دیکھا اور تھوڑی دیر کے لئے مذبذب کھڑی رہی اور اوسکے بعد جواب دیا کہ "مین اپنے چراغ آسمان کے لئے معنون کرنے کے لئے آئی ہون"،

مین کھڑا ہوا اوسکے چراغ بغیر کسی مصرف کے خلا مین جلتے ہوئے دیکھتا رہا۔
آدھی رات کی تاریکی مین مینے اوس سے دریافت کیا کہ "اے لڑکی تیری کیا غایت ہے کہ تو چراغ اپنے دل کے پاس لئے ہوئے کھڑی ہے ج۔ میرا گھر تنہا اور تاریک ہے مجھے اپنا چراغ مانگے دے۔" وہ تھوڑی دیر تک غور کرتی ہوئی چپ چاپ کھڑی ہوئی میرے چہرہ کی طرف دیکھتی رہی اور اوسکے بعد اوسنے جواب دیا کہ "مین اپنا چراغ بزم چراغان مین شامل کرنے کے لئے لائی ہون۔" مین کھڑا ہوا دیکھتا رہا اور اوسکا چراغ بغیر کسی مصرف کے بزم چراغان مین گم ہوگیا۔

(۶۵)

میرے پرماتما! میری زندگی کے لبریز پیالہ سے تو کونسا آب بہشتی پئے گا۔
میرے شاعر! کیا تیری یہی خوشی ہے کہ تو اپنی مخلوقات کو میری آنکھون کے ذریعہ سے دیکھے اور میرے کانون کے پاس چپ چاپ کھڑا ہوا اپنی دوامی موسیقی سنتا رہے۔
تیرا عالم میرے دماغ مین الفاظ پیدا اور تیرا آنند اون مین موسیقی اضافہ کرتا ہے۔ تو اپنے آپکو پریم سے میرے حوالہ کرکے اپنا آنند مجھ مین حاصل کرتا ہے۔

(۶۶)

میری آتما جو راحت و رنج کی حالت مین ہمیشہ میرے جسم کے اندر یکسان قایم رہتی ہے۔ جو صبح کی روشنی مین بھی اپنا پردہ نہین اوٹھاتی۔ اے پرماتما اوسکو مین اپنے آخری گیت مین بطور نذرانہ کے پیش کرونگا۔
الفاظ کے ذریعہ سے اوسکو حاصل کرنے کی کوشش کی گئی لیکن ناکامی رہی۔ تحریصین نے اوسکے لئے اپنی آرزو کے پر پھیلائے لیکن دل کی دل ہی مین رہی۔
اوسکو اپنے دل کی تہہ مین رکھکر مین دیس بدیس پھرا۔ اور میری زندگی اوسکی ترقی اور تنزل کے ساتھ ترقی اور تنزل کرتی رہی۔

میرے خیالات ۔ افعال ۔ نیند اور خواب کے اوپر وہ حکومت کرتی ہے لیکن وہ تنہا رہتی ہے ۔
سینکڑون آدمیون نے میرے دروازہ پر دستک دی اور اوسکو دریافت کیا اور مایوس ہوکر
واپس ہوئے ۔ دنیا مین کوئی ایسا آدمی نہین جو اوس سے دو چار ہوا ہو وہ عالم تنہائی مین
تیرے وصل کی امید مین زندہ ہے ۔

(٦٧)

تو آسمان اور تو ہی گھونسلہ بھی ہے ۔
اے حسین ۔ اس گھونسلہ مین تیرا پریم روح کو رنگ ۔ آواز اور بو سے گھیرے ہوئے ہے ۔
وہان صبح اپنے دائین ہاتھ مین سنہرا ٹوکرا اور حسن کی مالا لئے ہوئے چپ چاپ زمین کو آراستہ
و پیراستہ کرنے کے لئے آتی ہے ۔
وہان شام مویشی سے ترک شدہ میدانون مین آنند کے مغربی سمندر سے امن کے ٹھنڈے
پانی سے اپنا سنہرا گھڑا بھر کر اٹکھیلیان کرتی ہے ۔
لیکن وہان جہان روح کے اوڑنے کے لئے غیر محدود آسمان پھیلا ہوا ہے بے داغ
سفید نور حکومت کر رہا ہے ۔ وہان دن ہے نہ رات ۔ نہ رنگ نہ روپ ۔ نہ کبھی کوئی
آواز سنائی دیتی ہے ۔

(٦٨)

آفتاب کی شعاعین کرہ زمین پر لپٹنے پر پھیلائے ہوئے آتی ہین اور میرے دروازہ پر سارہ دن
اس غرض سے کھڑی رہتی ہین کہ میرے آنسوؤن ۔ آہون اور گیتون کے بادل تیرے
قدمون تک پہونچائین ۔
تو نہایت خوشی سے اون بادلون کو اپنے تارون سے جڑے ہوئے سینہ سے لگاتا ہے
اور اونکو رنگا رنگ کی بے شمار شکل اور صورت مین تبدیل کرتا ہے ۔
وہ بے انتہا سبک اور تیز اور نرم اور سیاہ ہین اور اسلئے تو اے بے داغ اور گمبھیر اون سے

محبت کرتا ہے - اور اسلئے وہ تیری خوشی سے دل دھڑکانے والی روشنی کو اپنے غمگین سایہ نسے سے چھپا سکتے ہین -

(۶۹)

زندگی کا جو چشمہ میری رگون مین رات دن دوڑتا ہے وہی اس عالم مین دوڑ رہا ہے اور سُر اور تال کے ساتھ ناچ رہا ہے -

وہ وہی زندگی ہے جو خوشی سے زمین کی خاک مین سے بے شمار گھاس کی جڑین پیدا کرتی ہے اور شور مچانے والے پتون اور پھولون مین پھوٹ نکلتی ہے -

وہ وہی زندگی ہے جو پیدایش اور موت کے سمندر کے جھولہ مین جوار بھاٹہ کی طرح جھولتی ہے -

مین محسوس کرتا ہون کہ میرے اعضا اس عالم زندگی کے چھونے سے شاندار بنتے ہین اور میرا غرور صدیون کی زندگی سے اسوقت میرے خون مین ناچ رہا ہے -

(۷۰)

کیا یہہ تیری شان کے شایان نہین کہ تو اس عالم کے مہا سوکھ سے سوکھی ہوا ور تو اوسکے چکر مین گرا و چھلے اور ڈوبے ؟ -

تمام اشیا تیز رفتاری سے بڑھی چلی جاتی ہین - نہ وہ رُکتی ہین نہ وہ پیچھے دیکھتی ہین - کوئی طاقت اونہین روک نہین سکتی - وہ تیزی سے بڑھی چلی جاتی ہین -

اوس کبھی نہ رکنے والی تیز موسیقی کے قدم بہ قدم چلتے ہوئے موسم ناچتے ہوئے آتے اور گزر جاتے ہین - رنگ - راگ اور خوشبو فرط خوشی سے پیدا ہوتے رہتے ہین اور وہی خوشی ہر لحظہ اونکو پریشان ترک اور زایل کرتی رہتی ہے -

(۷۱)

تیری ہی مایا ہے کہ مین اپنے آپکو بہت کچھ سمجھون اور ادھر ادھر تیرے نور پر رنگین سایہ ڈالتا پھرون - تو اپنی مایا سے اپنے مین حد فاصل قایم کرتا ہے اور اسطرح اپنی علحدہ شدہ آتما سے سینکڑون

مختلف قسم کے راگ الاپتا ہے۔ تیری اپنے آپ سے علیحدگی نے مجھ مین جسم اختیار کیا ہے تیری
علیحدگی کی الاپ مختلف رنگون کے آنسوؤن اور مسکراہٹ۔ خوف اور امید دن مین اس عالم مین
گونجتی ہے۔ لہرین اوٹھتی اور غایب ہوجاتی ہین۔ خواب آتے اور غایب ہوجاتے ہین۔ تونے
اپنے آپکو اپنی مایا کے ذریعہ سے جو محدود کیا ہے وہ میرے وجود مین آنے کا باعث ہوا ہے۔
جو پردہ کہ تونے قایم کیا ہے اوسپر رات اور دن کے برش سے بے شمار تصویرین منقوش
کی ہین۔ اونکے پیچھے تیرا عجیب وغریب راز پنہان ہے جسمین کوئی سیدھا راستہ نہین جو معلوم ہوسکے
تیری اور میری عجیب وغریب شان اس عالم مین پھیلی ہوئی ہے۔ تیرے اور میرے راگ سے
کرہ ہوا گونج رہا ہے اور تیرے اور میرے پنہان ہونے اور تلاش کرنے مین قرن کے قرن
گزرتے چلے جاتے ہین۔

(۷۲)

وہی ہے جو میرے اندر موجود ہے جو اپنے گہرے پوشیدہ اثرات سے میری زندگی میں روح ڈالتا ہے۔
وہی اپنا جادو ان آنکھون پر ڈالتا ہے اور راحت اور رنج کے مختلف راگ میرے دل پر الاپتا ہے۔
وہی اپنی مایا سے تبدیل ہونے والے سنہرے اور روپہلے۔ نیلے اور ہرے رنگ کا جال
مجھپر ڈالتا ہے اور اونکے اندر سے اپنے قدمون کا مجھے درشن دیتا ہے۔ جنکو چھوکر
مین اپنے آپکو بھول جاتا ہون۔
دن آتے ہین۔ قرن گزرتے چلے جاتے ہین اور وہ میرے دل کو مختلف نامون، صورتون،
فرط خوشی اور رنج کی حالتون مین حرکت دیتا ہے۔

(۷۳)

تارک الدنیا ہونے سے میری نجات نہین ہوسکتی۔ ہزارون خوشیون کی زنجیرون مین جکڑا ہوا
مین یہہ محسوس کرتا ہون کہ مین آزاد ہون۔
تو مختلف رنگ اور بو کی تازہ شراب میرے اوپر ڈالتا ہے اور اوس سے یہہ مٹی کا برتن لبریز ہے۔

یہہ عالم اپنے سینکڑون چراغ تیری روشنی سے جلاکر تیرے دیول مین پوجا کے لئے رکھتا ہے۔
مین اپنے حواس خمسہ کا دروازہ کبھی بند نہ کرونگا۔ دیکھنے سننے اور چھونے کی قوت سے تیرا آنند مجھے نصیب ہوگا۔
میری تمام جھوٹی خواہشین جلکر آنند کی روشنی پیدا کرینگی اور میری خواہشین پختہ ہوکر پریم کے پھول بنینگی۔

(۷۴)

آفتاب غروب ہوا۔ زمین پر اندھیرا چھا گیا۔ اب وقت آگیا کہ مین اپنا گھڑا بھرنے کے لئے ندی پر جاون۔
شام کی ہوا پانی کے نغمون پر اک سے فکرمند ہے۔ آہ وہ مجھے اندھیرے مین بلا رہی ہے وہان کوئی دوسرا مسافر نہین چل رہا۔ ہوا تیز ہے اور دریا کی لہرین آمنڈ رہی ہین۔
مجھے معلوم نہین کہ مین اپنے گھر واپس آونگا۔ مجھے نہین معلوم کہ مین کس سے ملونگا۔ عبور کرنے کے مقام پر ایک شخص جسے مین نہین جانتا بانسری بجا رہا ہے۔

(۷۵)

ہم فانی انسانون کے لئے جو تیری نعمتین ہین وہ ہماری تمام ضرورتین پوری کرکے بلاکم وکاست تجھ مین عود کرتی ہین۔ دریا اپنا روزمرہ کا کام انجام دیتے اور کھیتون اور جھونپڑون مین سے تیزی کے ساتھ بہتے چلے جاتے ہین لیکن اونکا ہمیشہ بہنے والا چشمہ تیرے قدمون کو دھونے کے لئے چکر مارتا ہے۔
پھول اپنی خوشبو سے ہوا کو خوشگوار کرتے ہین لیکن اونکے وجود کی آخری غایت یہہ ہے کہ تیرے اوپر چڑھائے جائین۔ تیری پوجا سے دنیا مین کسی شے کی کمی نہین ہوتی۔ شاعر کے الفاظ کی تعبیر ہر شخص اپنے خیالات کے موافق کرتا ہے لیکن اونکے اصلی معنی تیری طرف اشارہ کرتے ہین۔

(۷۶)

اے میری جان کے مالک کیا مین دن بدن تیرے روبرو کھڑا رہونگا؟ اے مالک دوجہان

کیا مین تیرے روبرو کھڑا ہونگا؟ -
وسیع آسمان کے نیچے عالم تنہائی اور سکوت مین کیا مین ہاتھہ جوڑکر تیرے روبرو کھڑا رہونگا؟ -
اس تیرے جہان مین جہان محنت شرط ہے اور محنت اور مقابلہ کا شور وغل ہے اور جہان
آدمی اپنا کام انجام دینے کے لئے بھاگے چلے جا رہے ہین کیا مین تیرے روبرو کھڑا رہونگا؟ -
اور جب اس دنیا مین میرا کام ختم ہو جائیگا تو اے بادشاہون کے بادشاہ کیا مین تنہا اور زبان بند کئے ہوئے
تیرے روبرو کھڑا رہونگا؟ -

(۷۸)

مین تجھے اپنا ایشور جانتا ہون اور اسلئے ادب سے دور کھڑا رہتا ہون - مین تجھے اپنا نہین جانتا
اور اسلئے تیرے نزدیک نہین پہونچتا - مین تجھے اپنا پیدا کرنے والا جانتا ہون اور اسلئے تیرے
قدمون پر سر جھکاتا ہون - مین تجھسے مثل دوست کے ہاتھہ نہین ملاتا -
مین وہان نہین کھڑا رہتا جہان تو آکر یہہ کہتا ہے کہ مین تیرا ہون - مین تجھے اپنے سینہ سے نہین لگاتا -
اور تجھے اپنا ہمدم نہین سمجھتا -
تو میرے بھائیون مین میرا بھائی ہے لیکن مین اونکے ساتھہ مثل بھائیون کے برتاو نہین کرتا -
مین اپنی آمدنی اونکے ساتھہ تقسیم نہین کرتا اور اسلئے اپنی جایداد تیرے ساتھہ تقسیم نہین کرتا -
راحت اور رنج کی حالت مین مین انسانون کا شریک نہین رہتا اور اسلئے تیرا شریک نہین رہتا -
مین اپنی زندگی قربان کرنے سے گریز کرتا ہون اور اسلئے زندگی کے اصلی سمندر مین غوطہ نہین لگاتا -

(۷۹)

ابتدائے آفرینش کے وقت سب ستارے اپنی نئی روشنی مین چمک رہے تھے کہ دیوتاؤن نے
آکاش مین سبھا کی اور یہہ گایا کہ "اہا - کمال کی تصویر - کبھی نہ زائل ہونے والی خوشی"
لیکن دفعتاً ایک یہہ پکار اوٹھا " اس روشنی کی زنجیر مین ایک کڑی کم ہے اور ایک ستارہ گم ہو گیا ہے"
اونکے ستار کا ایک سنہرا تار ٹوٹ گیا - اونکا گیت رک گیا اور وہ مایوسی کے عالم مین پکار اوٹھے کہ

"وہ گم شدہ ستارہ بہترین تھا وہ سارے آکاش کی زینت تھا"
اوس دن سے اوسکی تلاش بدستور جاری ہے اور سب طرف یہی صدا سنائی دیتی ہے کہ اوس ستارہ کے گم ہو جانے سے اس عالم کا بہترین آنند جاتا رہا۔
شب کے گہرے سکون مین ستارے مسکراتے اور آپسمین کہتے ہین کہ "یہہ تلاش فضول ہے۔ سب جگہ اوسکا بے عیب کمال ظاہر ہوتا ہے"

(۷۹)

اگر یہہ میرے حصہ مین نہین کہ مین تجھ سے اس زندگی مین ملون تو مجھے ہر وقت یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مجھے تیرے درشن نہ ہوئے۔ مجھے کسی وقت یہہ نہ بھولنا چاہیئے۔ مجھے اس غم کا صدمہ سوتے اور جاگتے ہر وقت رہنا چاہیئے۔
جسطرح میرے دن دنیا کے آباد بازارات مین گزرتے ہین اور میرے ہاتھ مین روزمرہ زیادہ کثرت سے آتا ہے مجھے یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مینے کچھ حاصل نہین کیا۔ مجھے کسیوقت یہہ نہ بھولنا چاہیئے۔ مجھے اس غم کا صدمہ سوتے اور جاگتے ہر وقت رہنا چاہیئے۔ جب مین تھکا ماندہ اور ہانپتا ہوا سڑک کے کنارہ پر بیٹھتا ہون۔ جب مین اپنا بستر زمین پر بچھاتا ہون تو مجھے ہر وقت یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ دور دراز کا سفر میرے سامنے ہے۔ مجھے کسیوقت یہہ نہ بھولنا چاہیئے۔ مجھے اس غم کا صدمہ سوتے اور جاگتے ہر وقت رہنا چاہیئے۔
جب میرا مکان آراستہ ہو چکا ہو اور اوس مین ستار بج رہا ہو اور سب لوگ ہنس رہے ہون تو مجھے یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مینے تجھے اپنے گھر نہین بلایا۔ مجھے کسیوقت یہہ نہ بھولنا چاہیئے۔ مجھے اس غم کا صدمہ سوتے اور جاگتے ہر وقت رہنا چاہیئے۔

(۸۰)

اے میرے آفتاب۔ مین خزان کے بادلون کے ٹکڑے کی طرح آسمان مین فضول اڑتا پھرتا ہون۔ مجھے ابھی تک تیری قربت نصیب نہین ہوئی اور اسلئے مین بخارات بنکر تیرے نور مین ضم نہین ہو

اور اسطرح تجھسے علیحدگی مین مہینے اور برس گزرتے چلے جاتے ہین۔
اگر تیری یہی خوشی اور تیرا یہی کھیل ہے تو میرے اس ناپایدار جسم کو لیکر اوسپر رنگ اور سونا چڑھا۔
اور اوسکو تیز چلنے والی ہوا کے ذریعہ سے عجائب المخلوقات کی طرح پھیلا دے۔
اور بالآخر جب شب کے وقت تیری پھر یہہ خواہش ہوگی کہ اس کھیل کو ختم کرے تو مین اندھیرے مین پگھل کر غایب ہوجاونگا یا ممکن ہے کہ مین صبح کی روشنی کی مسکراہٹ مین امن اور آئینہ کے مانند صفائی مین گم ہوجاون۔

(۸۱)

جب کبھی مین اپنا دن سستی سے کاٹتا ہون تو مین اوسکا افسوس کرتا ہون۔ لیکن اے مالک وقت کبھی ضائع نہین ہوتا۔ تو نے میری زندگی کا ہر لحظہ اپنے ہاتھہ مین لے لیا ہے۔ تو ہر شے کی تہہ مین پوشیدہ ہوکر تخم سے پودا۔ کلی سے پھول۔ پھول سے پھل پیدا کرتا رہتا ہے۔
مین تھک کر سوگیا تھا اور اس خیال مین تھا کہ کل کام بند ہوگیا ہے۔ مین صبح کو جاگا اور مجھے معلوم ہوا کہ میرے باغ مین عجیب و غریب قسم کے پھول کھلے ہوئے ہین۔

(۸۲)

اے میرے مالک تیرے ہاتھہ مین وقت غیر محدود ہے۔ تیرا وقت کوئی شمار نہین کرسکتا۔
دن اور رات گزرتے چلے جاتے ہین اور قرن کے قرن پھولون کی طرح کھلتے اور کمھلاتے جاتے ہین۔ تجھے انتظار کرنا آتا ہے۔ تجھے ایک جنگلی پھول کو مکمل کرنے مین صدیان گزرجاتی ہین۔
ہمارے پاس وقت ضائع کرنے کے لئے نہین ہے اور چونکہ ہمارے پاس وقت نہین ہے اسلئے ہم اپنے موقعون کے لئے لڑتے جھگڑتے رہتے ہین۔ ہم مین اسکی گنجایش نہین ہے کہ تاخیر کرسکین۔
اسطرح وقت گزرا چلا جاتا ہے اور جو شخص مجھسے وقت مانگتا ہے مین اوسکو دے دیتا ہون اور آخر وقت تک تیری پوجا کے لئے تیاری نہین کرتا۔

دن ختم ہو جانے کے بعد مین اس خوف سے کہ کہین تیرا دروازہ بند نہ ہو جائے تیزی سے
تیری طرف آتا ہون لیکن مجھے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی بہت وقت باقی ہے ۔

(۸۳)

سنلے ماں - مین اپنے غم کے آنسوؤن سے تیرے گلے کے لئے موتیون کی مالا تیار کرونگا -
ستارون نے تیرے پاؤن کی آرایش کے لئے روشنی کے کڑے تیار کئے ہین لیکن جو زیور
تیرے لئے مینے تیار کیا ہے وہ تیرے سینہ کو زیب دیگا ۔
دولت اور شہرت تجھسے آتی ہے اور اوسکو دنیا اور روک لینا تیرے امکان مین ہے لیکن
میرا غم خالص میرا ہے اور جب مین اوسے تیرے نذرانہ کے لئے لاتا ہون تو تو مجھے اپنی
رحمت عطا کرتا ہے ۔

(۸۴)

جدائی کا صدمہ اس عالم مین پھیلا ہوا ہے اور اوس سے اس غیر محدود آسمان مین بے شمار
صورتین پیدا ہوتی ہین ۔ اس جدائی کا غم ہے جو شب بھر ایک ستارہ سے دوسرے ستارہ کو
عالم سکوت مین دیکھتا اور ساون کی اندھیری راتون مین پتّون سے سریلے راگ نکالتا رہتا ہے
یہہ عالمگیر تکلیف گہری ہوکر انسانون کے گھرون مین محبت اور خواہشات - رنج اور راحت کی
شکل اختیار کرتی اور یہی تکلیف شاعر کے دل مین گیت بن جاتی ہے ۔

(۸۵)

جب دلاوران عالم اپنے مالک کے دربار سے رخصت ہوکر اس عالم ناپائدار مین پہلی مرتبہ آئے
اوسوقت اونہون نے اپنی قوت کہان پوشیدہ کرلی تھی ؟ اونکے آلات حرب اور زرہ بکتر کہان تھے
وہ بے بس اور لاچار نظر آتے تھے اور جس دن وہ اپنے مالک کے دربار سے رخصت ہوکر
آئے اوس دن اون پر تیر برسائے گئے تھے ۔
جب دلاوران عالم اپنے مالک کے دربار مین واپس ہوئے اوس دن اونہون نے اپنی قوت

کہان پوشیدہ کر لی تھی ؟ -
جس دن وہ اپنے مالک کے دربار مین واپس ہوئے اوس دن اونہون نے اپنی تلوار اور تیر اور کمان ڈالدیئے تھے اور اونکے چہرہ پر شانتی تھی اور وہ اپنی زندگی کی کمائی سے دست بردار ہو چکے تھے -

(۸۶)

تیرا ملازم ملک الموت میرے دروازہ پر کھڑا ہے - وہ ناپیداکنار سمندروں کو عبور کرکے تیرا پیام میرے گھر پر لایا ہے -
شب تاریک ہے اور میرا دل خوف زدہ ہے لیکن مین ہاتھہ مین چراغ لیکر اپنے گھر کا دروازہ کھولونگا اور سر جُھکا کر اوسکی خدمت مین خوش آمدید عرض کرونگا - تیرا پیامبر میرے دروازہ پر کھڑا ہے مین ہاتھہ جوڑکر اور آنسو بہا کر اوسکی پرستش کرونگا - مین اوسکے قدمون پر اپنے دل کا خزانہ رکھکر اوسکی پرستش کرونگا -
وہ تیرے حکم کی تعمیل کرکے میری صبح امید مین ایک تاریک داغ چھوڑکر واپس جائیگا اور اپنے اُجڑے ہوئے گھر مین تنہا مین تجھپر قربان ہونے کے لئے باقی رہ جاونگا -

(۸۷)

اوسکو تلاش کرنے کے لئے اپنے مکان کے ہرکونہ مین مین مایوسی کے عالم مین پھر رہا ہون لیکن وہ کہین نہین ملتی - میرا گھر چھوٹا ہے اور جو چیز ایک مرتبہ وہان سے چلی گئی وہ پھر لوٹ کر نہین آتی -
میرے مالک تیرا محل غیر محدود ہے اور اوسکی تلاش مین مین تیرے دروازہ پر آیا ہون -
شام کے وقت آسمان کی سنہری چھت کے نیچے مین کھڑا ہوا اپنی حسرت بھری نگاہین تیری طرف لگائے ہوئے ہون -
مین ناپیداکنار دریا کے کنارہ پر پہونچ گیا ہون جہان پہونچکر کوئی شے غائب نہین ہوسکتی ہے کوئی

امید نہ آنند نہ اوس چہرہ کی یاد جسے آخری مرتبہ آنسو بھری نگاہون سے دیکھا ہو۔
میری آتما کو جو بانسری کے مانند خالی ہوگئی ہے اوس ناپیدا کنار دریا مین غوطہ دے۔ مجھے
ایک مرتبہ اس عالم نامتناہی کا آخری نظارہ کرنے دے۔

(۸۸)

اے بے چراغ دیول کے دیوتا۔ اب ستار تیری ثنا کے لئے نہین بجتا۔ شام کے وقت گھنٹے
اسکے اظہار کے لئے نہین بجتے کہ تیری پوجا کا وقت آگیا ہے۔ تیرے چارون جانب ہوا
عالم سکون مین ہے۔
تیرے اجڑے ہوئے دیول مین موسم بہار کی مست ہوا اٹھکھیلیان کرتی ہوئی آتی ہے۔
وہ پھولون کی آمد کی خوشخبری دے رہی ہے لیکن وہ پھول اب تیری پوجا کے لئے استعمال
نہ کئے جائینگے۔
تیرا پرانا پوجاری اس امید مین کہ اوسپر برکتین نازل ہون غلطان او ر پیچان ہے لیکن وہ اوسے
کہان نصیب۔ شام کے وقت جب روشنی اور تاریکی خاک کے غبار مین ضم ہوتی ہے وہ
تھکا ماندہ اپنی امیدین اپنے دل مین لئے ہوئے اوس بے چراغ دیول مین واپس آتا ہے۔
اے بے چراغ دیول کے دیوتا۔ بہت سے تہوار آتے ہین اور تیرے روبرو عالم سکون ہے۔
پوجا کی راتین آتی ہین اور تیرے سامنے چراغ بھی نہین جلایا جاتا۔
ہنرمند کاریگر نئی مورتین بنا کر جب اونکا وقت آتا ہے عالم تاریکی کے پاک چشمہ مین بہا دیتے ہین۔
بے چراغ دیول کا دیوتا کس مپرسی کے عالم مین ہے اور کوئی اوسکی پوجا نہین کرتا۔

(۸۹)

میرے مالک کی یہی مرضی ہے کہ میرے لبون پر مُہر خاموشی ہو۔ آیندہ سے مین صرف کان مین
بولونگا۔ اور دل مین اپنے راگ کی الاپ سے یاد کرونگا۔
بھائیو! پادشاہ کے بازار مین جلد جاؤ۔ خرید و فروخت کرنے والے سب آدمی وہان جمع ہین۔

لیکن مجھے سبے وقت دوپہر مین جب کام زور دن پر ہے اجازت ملی ہے ۔ ایسی حالت مین خداکرے کہ میرے باغ مین بے وقت پھول نکل آئین اور دوپہر کے وقت شہد کی مکھیون کی نیند لانے والی بھنبھناہٹ ہونے لگے ۔
نیکی اور بدی کی جنگ مین مینے بہت وقت صرف کیا لیکن میرے بے کار زمانہ کے ساتھی کی یہہ خوشی ہے کہ میرا دل اوسکی طرف رجوع ہوا اور مجھے نہین معلوم کہ یہہ فوری مطالبہ کیون ہے اور اوسکی کیا غایت ہے ۔

(۹۰)

جس دن ملک الموت تیرے دروازہ پر دستک دیگا اوس دن تو اوسکو کیا نذرانہ دیگا ؟
آہ! مین اپنے مہمان کے روبرو اپنی جان رکھد ونگا ۔ مین اوسکو خالی ہاتھ کبھی نہ جانے دونگا ۔ خزان کے دن اور بہار کی راتون کی خوشیان اور عمر بھر کی محنت کی کمائی مین آخری وقت اوسکے سامنے رکھد ونگا جب ملک الموت میرے دروازہ پر دستک دیگا ۔

(۹۱)

اے موت! زندگی کا آخری ثمر ۔ میری موت آ اور میرے کان مین میٹھی میٹھی باتین کر ۔ دن دن مین تیرا منتظر رہا ہون ۔ تیرے لئے مینے زندگی کے الم برداشت کئے ہین ۔
مین جو کچھ کہ ہون ۔ جو کچھ کہ میرے پاس ہے ۔ جو کچھ کہ مین امیدین رکھتا ہون اور میری کل محبت پوشیدہ طور پر تیرے لئے ہے ۔ تیری آنکھون کے آخری نظارہ کا منتظر ہون اور میری زندگی ہمیشہ کے لئے تیری ہو جائیگی ۔
پھول پروئے گئے ہین اور دولہ کے لئے ہار تیار ہے ۔ شادی کے بعد وہ دلہن اپنا گھر چھوڑ کر اپنے مالک سے شب کی تنہائی مین ملیگی ۔

(۹۲)

مجھے معلوم ہے کہ ایک دن آئیگا جب مجھمین یہہ قدرت نہ رہیگی کہ اس جہان کو دیکھ سکون

اور زندگی میری آنکھون پر آخری پردہ کھینچکر سکوت کے ساتھہ رخصت ہو جائیگی۔ لیکن آفتاب بدستور طلوع ہوگا اور شب مین ستارے بدستور چمکینگے اور گھنٹے لہرون کی طرح خوشی اور رنج ترک کرکے دلون کو ابھارتے رہینگے۔

جب مین اپنی زندگی کے اس آخری نتیجہ کا خیال کرتا ہون تو موقت عوارض رفع ہو جاتے ہین اور مین موت کی روشنی سے اس جہان کو مع اون خزانون کے دیکھتا ہون جنکی جانب آپکی توجہ نہین کی گئی۔ اس جہان کی ادنی ترین جگہ کم یاب ہے۔ اس جہان مین ادنی سے ادنی درجہ کی جان کم یاب ہے۔

جن اشیار کے حاصل کرنے کی مینے فضول کوشش کی اور جو اشیار کہ مینے حاصل کین اون سب کو جانے رو۔ مجھے اون اشیار پر حقیقی قبضہ کرنے دو جنکو مین نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا رہا ہون۔

(۹۳)

مجھے رخصت مل چکی ہے۔ بھائیو۔ میرے سلام کا تحفہ قبول کرو۔ مین سب کو آداب عرض کرکے رخصت ہوتا ہون۔ یہان مین اپنے مکان کی کنجی حوالہ کرتا ہون اور مین اپنے مکان کے متعلق جملہ دعاوی سے دست بردار ہوتا ہون۔ میری صرف یہہ التجا ہے کہ میرے لئے خیر کے دو کلمے استعمال کرو۔

ہم ایک عرصہ تک ایک دوسرے کے پڑوسی رہے ہین لیکن مینے اوس سے زیادہ لیا ہے جو کچھہ کہ مین دے سکا۔ اب آفتاب طلوع ہوا اور جو چراغ میرے تاریک گوشہ کو روشن کر رہا تھا وہ گل ہوگیا ہے۔ میرے نام سمن آگیا ہے اور مین اپنے سفر کے لئے تیار ہون۔

(۹۴)

میرے دوستو! میرے رخصت ہونے کے وقت میرے لئے دعا کرو۔ مغرب کے وقت آسمان چمک رہا ہے اور میرا راستہ خوبصورت ہے۔

یہہ دریافت نہ کرو کہ میرے پاس ساتھ بے جانے کے لیئے کیا ہے۔ مین اپنے سفر پر خالی ہاتھ اور دل مین آرزوئین بھر کر روانہ ہوتا ہون۔
مین اپنی شادی کے موقع کا ہار پہنونگا۔ مین مسافر کی سرخ اور خاکی پوشاک نہ پہنونگا اور گو راستہ مین خطرات بہت ہین لیکن میرے دل مین کوئی خوف نہین ہے۔
میرے سفر کے ختم ہونے کے وقت شام کا تارا نکلیگا اور مغرب کا سریلا راگ پادشاہ کے دروازہ پر گایا جائیگا۔

(۹۵)

جب مین ابتدائے عالم وجود مین آیا اوسوقت کی مجھے کچھ خبر نہین۔
وہ کونسی طاقت تھی جسنے میری آنکھ اس وسیع راز مین مثل اوس کلی کے کھولی جو آدھی رات کے وقت جنگل مین کھلتی ہے۔
جب صبح کے وقت مینے روشنی مین آنکھ کھولی تو مجھے محسوس ہوا کہ مین اس عالم مین اجنبی نہین ہون۔ اور اوس قوت نے جسے کوئی جان نہین سکتا اور جسکا کوئی نام اور شکل نہین میری ماں کی شکل مین مجھے اپنی گود مین لیا۔
اسیطرح موت کے وقت وہ قوت جسے کوئی نہین جان سکتا مجھے پہچانی ہوئی نظر آئیگی اور چونکہ مجھے اس زندگی سے محبت ہے اسلئے مجھے معلوم ہے کہ مین موت سے بھی محبت کرونگا۔
جب بچہ کا اوسکی ماں دائین جانب سے دودھ چھڑاتی ہے تو وہ روتا ہے لیکن فوراً ہی بائین جانب اوسکو راحت ملتی ہے۔

(۹۶)

جب یہاں سے رخصت ہونگا تو میری آخری صدا یہہ ہوگی کہ جو کچھ مینے دیکھا اوسکا نظیر نہین ہے۔ اس کنول کے جو روشنی کے سمندر مین بڑھتا ہے پوشیدہ شہد مینے چکھا ہے اور مجھے یہہ نعمت نصیب ہوئی ہے۔ میری آخری صدا یہہ ہونے دو۔

اس غیر محدود اشکال کے تماشہ گاہ مین مجھے کھیلنا نصیب ہوا ہے اور یہان مجھے اوسکے درشن نصیب ہوئے ہین جسکی کوئی شکل نہین ہے۔
میرا کل جسم اور ہر عضو اوسکے مس سے جسے کوئی چھو نہین سکتا بے خود ہو گیا ہے۔ میری آخری صدا یہہ ہے کہ اگر اب زندگی کا خاتمہ ہو تو ہونے دو۔

(۹۷)

جب مین تیرے ساتھ کھیلتا تھا اوسوقت مینے یہہ دریافت نہ کیا کہ تو کون ہے۔ اوسوقت مین مست تھا۔ مجھے نہ شرم معلوم ہوتی تھی نہ خوف۔
علی الصباح تو مثل میرے ساتھی کے مجھے سوتے ہوئے جگاتا تھا اور میرے ساتھ گھاس پر بھاگتا پھرتا تھا۔
اون ایام مین مینے اون راگون کے معنی دریافت کرنے کی کوشش نہین کی جو تو مجھے خوش کرنیکے لئے گاتا تھا۔ مجھے اونکا ترانا بھلا معلوم ہوتا تھا اور میری آوازاونکی نقل اوتارنے لگی اور اونکے ترانون سے میرا دل ناچنے لگا۔ اب کھیلنے کا وقت ختم ہوچکا اور مجھ مین یہہ کیا تبدیلی وقوع مین آگئی ہے جو تمام عالم مع ستارون کے اپنی آنکھین تیرے قدمون پر جمائے ہوئے حیرت زدہ کھڑا ہوا ہے۔

(۹۸)

مین اپنی شکست کی یادگارون کا ہار تیرے گلے مین ڈالونگا۔ یہہ میری قدرت مین نہین ہے کہ مغلوب ہونے سے بچون۔
مجھے یقیناً معلوم ہے کہ میرا غرور نیچا دیکھیگا۔ میری زندگی سخت تکلیف کے ساتھ اپنی زنجیرین توڑیگی اور میرا خالی دل مثل خالی بانسری کے تیری الاپ کے تابع ہوگا اور پتھر آنسو بہا کر پانی ہوجائینگے
مجھے یقیناً معلوم ہے کہ کنول کے سینکڑون پتے ہمیشہ کے لئے بند نہ رہینگے اور اوسکے شہد کا پوشیدہ مقام آشکارا ہو جائیگا۔

نیلے آسمان سے دیکھکر مجھے عالم سکوت مین بُلائیگا - میرے لئے کوئی چارہ نہ ہوگا اور تیرے قدمون پر مین دوامی موت حاصل کرونگا -

(۹۹)

جب مین حکومت سے دست بردار ہوتا ہون تو مجھے معلوم ہے کہ تیرے جایزہ لینے کا وقت آگیا ہے جو کام کرنے کا ہے وہ تو فوراً کریگا - اوسکی مخالفت فضول ہے -

ایسی حالت مین اے میرے دل اپنے ہاتھ کھینچ لے اور اپنی شکست پر صبر کر اور جس حالت مین کہ تو ہے اوسپر شاکر رہ اور اپنے آپکو خوش نصیب سمجھ -

یہہ میرے چراغ خفیف سی ہوا سے گُل ہو جاتے ہین اور اونکو بار بار چلانے مین مین سب باتین بھول جاتا ہون -

لیکن اب مین عقل سے کام لونگا اور اندھیرے مین اپنا بوریہ بچھا کر تیرا منتظر رہونگا - اے میرے مالک تو چپکے سے آکر اوسپر بیٹھ جانا -

(۱۰۰)

مین اشکال کے سمندر کی تہہ مین اس غرض سے غوطہ لگاتا ہون کہ اوس کامل موتی کو حاصل کرون جسکی کوئی شکل نہین ہے -

اس پرانی ناو کے ذریعہ ایک بندر سے دوسرے بندر تک سفر کرنے کا موقع نہین ہے -

اب وہ دن گئے جب مجھے لہرون پر اوبھار اجانا کھیل معلوم ہوتا تھا -

اب میری یہہ دلی آرزو ہے کہ لافانی مین فنا ہو جاون - اوس بے پایان سمندر کے دالان مین جہان بے تار کے باجے کی موسیقی ہر وقت دلون کو خوش رکھتی ہے مین اپنی زندگی کی بانسری لے جاونگا -

مین اس بانسری کو دوام کے راگ سے ملاونگا اور جب وہ اپنا آخری راگ الاپ لیگی تو مین اس بے زبان کو اوس بات نہ کرنے والے کے قدمون پر قربان کر دونگا -

(۱۰۱)

مینے تجھے ہمیشہ اپنے گیتون کے ذریعہ سے پانے کی کوشش کی۔ وہ مجھے دربدر لے گئے اور اونکے ساتھ مینے یہہ محسوس کیا کہ مین اس عالم کو تلاش کررہا اور چھو رہا ہون۔

جو سبق کہ مینے سیکھے ہین وہ سب مجھے اون گیتون کے ذریعہ سے حاصل ہوئے۔ اونہون نے مجھے راز کے راستے بتائے اونہون نے میرے دل کے اُفق پر متعدد ستارے چمکا دیے۔

وہ مجھے روز بروز راحت اور رنج کے ملک کے رازون مین لے گئے اور بالآخر میرے سفر کی آخری شام کو وہ مجھے کس محل کے دروازہ پر لے آئے ہین ؟۔

(۱۰۲)

مینے انسانون سے فخر کے ساتھ یہہ کہا کہ مین تجھے جانتا ہون۔ وہ میرے سب تصانیف مین تیری تصویر دیکھتے ہین۔ وہ میرے پاس آکر پوچھتے ہین کہ "وہ کون ہے ؟" مین نہین سمجھتا کہ ان لوگون کو کیا جواب دون۔ مین اونسے کہتا ہون کہ "واقعی مین نہین بتا سکتا"۔ وہ خفا ہوکر چلے جاتے ہین اور آپ وہان بیٹھے ہوئے مسکراتے رہتے ہین۔ مین تیرے قصے ہمیشہ قایم رہنے والے گیتون مین بیان کرتا ہون۔ میرا دل جوش مین آکر تیرے راز کا اظہار کردیتا ہے۔ وہ میرے پاس آکر پوچھتے ہین کہ "اپنے الفاظ کے معنی بتا دیجیے"۔ مین نہین سمجھتا کہ اونکو کیا جواب دون۔ مین اونسے کہتا ہون کہ "اون الفاظ کے معنی کسے معلوم ہین"۔ وہ خفا ہوکر چلے جاتے ہین۔ اور آپ وہان بیٹھے ہوئے مسکراتے رہتے ہین۔

(۱۰۳)

اے پروردگار عالم۔ تیری حمد اور ثنا کے لئے مجھے اپنے سب حواس کام مین لاکر اس عالم سے تیرے قدمون کو چھونا چاہیئے۔

ساون کے بادلون کی طرح جو ابھی برسے نہین ہین میرا دماغ تیری حمد اور ثنا کے لئے جھکا رہے میرے کل گیت اپنے علحدہ علحدہ راگ جمع کرکے ایک راگ بنکر تیری حمد اور ثنا کے لئے سکوت کے

سمندر مین بہہ جائین -
سارس کی طرح جو رات دن اپنے پہاڑی گھونسلون مین آتے جاتے رہتے ہین میری زندگی کو
چاہیئے کہ تیری حمد اور ثنا کے لئے اپنے دوامی گھر کا سفر کرے -

(۱۰۴)

مجھے اس عقیدت کے ساتھ اپنا سر اونچا رکھنا چاہیئے کہ توہی میرا ملجا و مامن ہے - خوف
کمینہ پن اور رنجھ بین بے اعتقادی کی علامت ہے -
انسان کا خوف ؟ اسے پادشاہون کے پادشاہ تو ہمیشہ کے لئے اور دراصل میرا مالک ہے
اس عالم مین کیا کوئی انسان یا بادشاہ تیرا رقیب ہوسکتا ہے ؟ - اس دنیا مین کونسی قوت میری
آزادی چھین سکتی ہے ؟ کیا قید خانہ مین تیرا ہاتھ قیدی کی زنجیرین کاٹ کر اوسکی روح کو آزاد نہین کرتا ہے ؟
کیا موت کے خوف سے مجھے اس جسم کی اوسطرح حفاظت کرنی چاہیئے جس طرح ممسک اپنی دولت کی
کرتا ہے جو اوسکے کسی کام نہین آتی ؟ - کیا تو نے میری روح کو دوامی زندگی مین دوامی دعوت
نہین دے رکھی ہے ؟ -
مجھے یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ تمام تکالیف اور موت مثل عارضی سایہ کے ہے - میرے اور تیری
سچائی کے مابین جو ناپاک قوت حایل رہتی ہے وہ مثل اوس تاریکی کے ہے جو طلوع آفتاب
کے قبل ہوتی ہے - توہی ہمیشہ کے لئے میرا ہے اور تو قوت کے اوس غرور سے بہت
اونچا ہے جو جوانی کے ایام مین مجھے بے خود کرتا رہتا ہے -

(۱۰۵)

میری یہہ دعا ہے کہ مین محبت مین ثابت قدم رہون - مین اپنے خیالات آزادی کے ساتھ
ظاہر اور اون کے موافق عمل کرسکون - اور سب کام تیری مرضی پر چھوڑ سکون اور تیری یہی
مرضی ہو تو تنہا رہون - میری یہہ دعا ہے کہ مین محبت کو اپنا مذھب سمجھون - مین موت کو زندگی
اور شکست کو فتح سمجھون - حسن کی کمزوری مین جو طاقت پنہان ہے اوسکو اور تکلیف کی شان کو

مین محسوس کرون اور جب مجھے ضرر پہونچایا جائے تو اوسے خوشی سے قبول کرون لیکن ضرر پہونچانے والے کو ضرر پہونچانا اپنی شان کے خلاف سمجھون۔

(۱۰۶)

اے میرے عاشق مجھے بتا کہ کیا یہہ سب سچ ہے۔ سب سچ ہے۔
جب میری آنکھین بجلی کے مانند چمکتی ہین تو تیرے دل کے سیاہ بادل امنڈ کر طوفان برپا کر دیتے ہین۔
کیا یہہ سچ ہے کہ میرے لب اوسی طرح شیرین ہین جیسے وہ کلی ہوتی ہے جو اول مرتبہ عشق کے راز مین کھلتی ہے؟۔
کیا جیٹھ کے گزرے ہوئے مہینون کی یادگار ابھی تک میرے اعضاء مین موجود ہے؟۔
کیا زمین جب مین اپنے قدمون سے اوسے چھوتا ہون مثل ستار کے کانپ کر گاتی ہے؟۔
کیا یہہ سچ ہے کہ جب مین نظر آجاتا ہون تو رات اپنی آنکھون سے شبنم بہاتی ہے اور صبح کی روشنی جب وہ مجھسے ہم آغوش ہوتی ہے تو خوش ہوتی ہے؟۔
کیا یہہ سچ ہے۔ سچ ہے کہ تیرا عشق صدیون سے تمام عالم مین میری تلاش مین پھر رہا ہے؟۔ اور رہا آخر جب مین تجھسے مل گیا تو تیری عمر بھر کی خواہشات کو میرے میٹھے الفاظ۔ میری آنکھون۔ میرے لبون اور میرے بکھرے ہوئے بالون مین کامل آنند مل گیا؟۔ تو کیا یہہ سچ ہے کہ اس غیر محدود کا راز میری اس چھوٹی سی پیشانی پر لکھا ہوا ہے؟ اے میرے عاشق مجھے بتا کہ کیا یہہ سب سچ ہے۔

(۱۰۷)

مین اوسکے ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکر سینہ سے لگاتا ہون۔
مین کوشش کرتا ہون کہ اوسکے حسن کو اپنی بغل مین دباون اور اوسکی پیاری مسکراہٹ کو بوسہ دیکر لوٹ لون اور اوسکی ترچھی نظرون کو اپنی آنکھون مین رکھ لون۔
لیکن ہائے وہ کہان ہین؟ آسمان سے اوسکا نیلاپن کون علحدہ کر سکتا ہے؟ مین اوسکے حسن کو اپنے جسم سے دبانے کی کوشش کرتا ہون لیکن حسن اپنا جسم میرے ہاتھ مین چھوڑ کر غایب ہو جاتا ہے۔

آخر مایوس ہوکر اور تھک کر مین واپس آجاتا ہون -
جسم اوس پھول کو کسطرح چھو سکتا ہے جسے صرف روح محسوس کر سکتی ہے ؟-

(۱۰۸)

اے دنیا - مینے تیرے پھول کو توڑا -
مینے اوسکو اپنے سینہ سے لگایا اور اوسکا کانٹا میرے چُبھ گیا -
جب دن ختم ہوا اور تاریکی چھاگئی تو مجھے معلوم ہوا کہ پھول کمُھلا گیا لیکن میرا درد باقی ہے -
اے دنیا - دوسرے پھول اپنی خوشبو اور غرور کے ساتھ نمودار ہونگے - لیکن میرا زمانہ اب پھول توڑنے کا نہین رہا اور شب کی تاریکی مین میرا گلاب میرے پاس نہ ہوگا صرف کانٹے کی کھٹک باقی رہیگی -

(۱۰۹)

عورتون - تمہین بنانے مین صرف خدا ہی کی دستکاری کام مین نہین آئی ہے - بلکہ مردون نے بھی اوس مین حصہ لیا ہے - مرد اپنے دلون سے تمہارے لئے نیا حسن پیدا کرتے رہتے ہین - شاعر تمہارے لئے ہمیشہ لفظون کا سنہرا تار بنتے رہتے ہین اور مصور تمہارے لئے لافانی صورتین پیدا کرتے رہتے ہین -
تمہین آراستہ کرنے کے لئے سمندر اپنے موتی - معدن اپنا سونا - باغ اپنے پھول دیتے رہتے ہین -
مردون کی خواہشات تمہاری جوانی کو چمکاتی رہتی ہین - تم عورت اور خواب کا مجموعہ ہو -

(۱۱۰)

آدھی رات کے وقت ایک شخص نے سنیاس لینے کا ارادہ کیا اور کہا کہ "اب گھر چھوڑکر ایشور کی تلاش کرنے کا وقت ہے - افسوس مجھے اب تک یہان کسنے مایا مین پھنسا رکھا تھا "
ایشور نے اوسکے کان مین کہا "مینے" لیکن اوسکے کان بند ہوگئے تھے -
ایک پلنگ پر اوسکی بیوی اپنے ننھے بچہ کو اپنی چھاتی پر لئے ہوئے ایک طرف سو رہی تھی -

اوس آدمی نے اونکی طرف دیکھکر کہا کہ" تم لوگ کون ہو جنہون نے مجھے اسقدر عرصہ سے بیوقوف بنا رکھا ہے"

اوس آواز نے پھر کہا کہ" وہ ایشور ہین" لیکن اوسنے کچھ نہ سنا۔ بچہ خواب مین چونک کر ماں سے لپٹ گیا۔

ایشور نے حکم دیا کہ" اے بیوقوف ٹھیر۔ اپنا گھر مت چھوڑ" لیکن اوس آدمی نے وہ بھی نہ سنا۔ ایشور نے اوسکی حالت پر افسوس کرکے کہا کہ" میرا ملازم مجھے چھوڑکر میری تلاش میں کہان پھر رہا ہے"